سخن از عرش بدل برد این ابلہان

این مے صاف ز نہ شیشۂ افلاک چکید

الحمد للہ والمنہ کہ چشمۂ معرفت و آئینۂ حقیقت

مخزن الہام غیبی معدن انوار لاریبی جبان عرفان موسوم بہ

دیوان مردان صفی

از نتیجۂ طبع ماہر اسرار الٰہی واقف رموز نامتناہی

حضرت شیخ احمد علی صاحب مخاطب بہ مردان صفی عم فیضہ

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دل ہی روشن کہ ہی دل مین رخ روشن انکا
زیر فانوس بدن شمع ہے جوبن انکا

دید انکی ہے وصال انکا تصور انکا
جان انکا ہی جگر انکا ہے تن من انکا

ہین وہ کاشانۂ دل مین کبھی آنکھون کبھی
خانۂ تن ہی مرا گھر بھی اور آنگن انکا

ہی تصور جو انھین کا تو وہ ہین پیش نگاہ
ہو خیال انکے سوا گر تو ہے رہزن انکا

ہین تمھین مین وہ تم اپنے کو تو دیکھو ہو کون
جنکو کہتے ہو کہ ہے عرش پہ مسکن انکا

جان انکی ہی ہر اک جان کہان پردہ نہین
دونون عالم مین یہی رمز ہے مزمن انکا

بیٹھے بیٹھے وہ کیا کرتے ہین ہر گل پہ نظر
دل عاشق ہے مگر سیر کا گلشن انکا

وہ ہمارے ہین ہم انکے ہین انھین کا یہ ظہور
جان انکی ہی یہی جان بھی تن من انکا

آکے گھر مین مرے مردانؔ وہ جانے پائین
تاقیامت نہ چھٹے ہاتھ سے دامن انکا

ہمسے ہمارے یار نے پردہ اٹھا دیا
راز و نیاز و عشوہ و غمزہ بپا کیا

پایا کسی نے یار کو کون مکان مین کب
پایا اسی نے اپنے کو جسنے گما دیا

جس سے جدا ہو آئے تھے او بیقرار تھے
سوتے مین آکے یک بیک اسنے جگا دیا

تو ہی ہے یار یار کا دھوکا ہے ڈھونڈھنا
مرشد نے میرے مجھکو یہ نکتہ بتا دیا

مردان صفی تھین ہو تمھین اور کچھ بھی ہو
قربان قل ہو اللہ کا تمکو سنا دیا

توہی خورشید اور قمر ٹھہرا / جو ہر حسن ہر بشر ٹھہرا
مصدر عشق توہی ہے واللہ / مظہر حسن سربسر ٹھہرا
ہے مرے دل مین تو تو یون ٹھہرا / جیسے شیشے مین ہو گہر ٹھہرا
ہر گھڑی غم ترا اٹھانے کو / کوئی ٹھہرا نہ دل مگر ٹھہرا
جسکو ہم جانتے تھے بے پروا / مونس جان وہ سیمبر ٹھہرا
کیون نہ ٹھہرے توان حسینو نمین / عشق بازی ترا ہنر ٹھہرا
تم ملے مجھسے مین تمھارا ہوا / چل دیا تھا جو دردسر ٹھہرا

اے مردان تجھے تھی جسکی تلاش
تیرے سینہ مین اسکا گھر ٹھہرا

اک تیرے سوا دل مین خدایا نہین آتا / کچھ دھیان مین شیطان سے مرا اصلا نہین آتا
آتا ہی تو ہی تو میری نظر و نمین عیان سب / کہتے ہین جسے نفس وہ دھوکا نہین آتا
کیا دخل سوا تیرے جو دل مین ہو کہین کچھ / مین تیرے جو مین کچھ کرون حقا نہین آتا
کچھ نیکی بدی سے مجھے مطلب نہ سروکار / کرتے ہو تمھین سب مجھے اخفا نہین آتا
خود کہتے ہو خود سنتے ہو خود کرتے ہو ہر کام / مجھ مین ہو تمھین تم مجھے پردا نہین آتا
جب بس گیا آنکھو نمین مرے دل کے حق ہی حق / کہتا ہون انا الحق مجھے کھٹکا نہین آتا

بس ہو چکا مردان نہ کرو اور کچھ اظہار
کہنے کو جو پوچھو تمھین کیا کیا نہین آتا

ہو دل مین اگر میرے تو اے یار نہ ہوتا — ہرگز یہ تو ہی تو کا پھر اقرار نہوتا

ہوتا نہ اگر نور قدم ذات مین اپنی — پھر گز یہ دل آگاہ پر انوار نہوتا

ہوتا نہ ہر اک رگ مین گزر یار جو تیرا — پھر جنبش اعضا کا یہ اطوار نہوتا

ہوتی نہ جو مرشد کی سمائی مرے تن مین — واللہ کبھی واقف اسرار نہوتا

ہوتا نہ اگر صورت مردان مین خدا خود
ہرگز یہ انا اللہ کا اظہار نہ ہوتا

محو دیدار اپنا سارا تن ہوا — ہر بن مو شوق سے روزن ہوا

گلبن ہستی ہوا اپنا قلم — پھر جمال یار سے گلشن ہوا

ہے تجلی جان و دل مین جو مرے — چہرۂ تابان سے یہ روشن ہوا

یار نے جب سے کیا دل مین قیام — بڑھ کے کوہ طور سے یہ تن ہوا

مثل پارس تم ہو مردان بوجھ لو
چھو لیا جسنے وہی کندن ہوا

ہمسے سن لو تم یہ نکتہ طالبان کبریا — دیکھو اپنے کو نہ تم اپنے مین دیکھو تب خدا

ہین نہین وہ اللہ جو کچھ ہو تمھین ہو بس فقط — ہر بن مو سے مرے اب یہ نکلتی ہے صدا

گر طلب ہو مصطفے کی دیکھو مرشد کو مدام — پیر مرشد نام ہے اور ہین محمد مصطفا

گر نہ دیکھو گا تمکو دے شیطان ملعون مبتلا — پیر مرشد ہی کو دیکھو تم کہ ہین رب العلا

آپ سے چھوٹے اور چھوٹے گر تعین سے کوئی — دیکھے اپنے مین احد احمد کو باہم بے ریا

گر نہ ہو مرشد مدد پر پھر تو یہ کچھ بھی نہو — قرب ہو اللہ کا لے دید احمد مجتبا

مرشد و اللہ احمد تینون ہین اللہ بس — کلمۂ حق تمنے مردان خوب دل پر لکھ لیا

دین و اسلام اپنا جانان پر فدا ہوتا ہوا
مسجد و دیر و حرم سے یون جدا ہوتا ہوا

شیخی و شرم و حیا ہوش و حواس اپنے سبھی
چل دیے اک جام مین جھٹکا نہ پھر آنا ہوا

کھنچتے کھنچتے عطر کا عطر آجتک آیا ہون مین
اسلیے مجموعہ پیران دل دانا ہوا

آپ ہی مین دیکھتا ہون صاحب مین کو
وان نہ دیکھا جز مکان جب حرم جانا ہوا

ہو تلاش وصل کیون اور دغدغہ کیا ہجر کا
تیری ہی صورت مین مردان آنکا جب آنا ہوا

نقش موہوم ہے گر تو خدا ہو پیدا
بیضہ بوم جو ٹوٹے تو ہما ہو پیدا

ہستی وہم جو ہے ابر کی مانند گھٹے
رخ خورشید سے سمٹے تو حنا ہو پیدا

چشم فہمید نہو کور نہ کر گوش تو کہا و
شب دیجور جو ہٹ جائے تو کیا ہو پیدا

قل ہو اللہ احد اور ہے کثرت یہ حجاب
ورنہ ممکن ہے یہ کب مثل خدا ہو پیدا

نحن اقرب کی صدا سمجھے جو کوئی مردان
روئین روئین سے انا الحق کی صدا ہو پیدا

نقش مرشد بھی خاکہ ہے رب کا
ہے کھلا اسمین عقدہ مطلب کا

ایک مرشد سے حل ہین کل مطلب
اور کوئی نہین مرے ڈھب کا

سوچ جگا کھو کے اپنے کو مل کر
یار سے یار ہو گیا کب کا

جب نہ تھا آسمان زمین نہ کوئی
مین نہ تھا مین ہون عشوہ گر تب کا

ہو بہو دیکھتا ہون ہے نہین صنم
بوسہ لیتا ہون اپنے ہی لب کا

سب ہو نہین سب مین ہون اور سب سے الگ
حال پوچھو نہ میرے مذہب کا

فضل مرشد سے اپنے ہین مردان
دیکھتے ہین تماشا ہم سب کا

اے یار تیری دید مین رہتا ہون مین سرشار جب سے تو مجھے ملگیا
دلمین تجھے لیتے ہون مین دیکھتا ہر بار پردہ جو تھا وہ کھل گیا

واللہ تو ہی ہے میری تصویر مین سب یار مین نہین زنہار
رخت وجود اپنا ترے عشق مین اے یار سب بینبہ نمط جل گیا

صدقہ ہون تری شکل پر اے حیدر کرار اے میرے کرم گار
مجھ مین ہو تمھین سب یہ تمھارا ہے سب اظہار اس لطف کے مین بل گیا

رکھتے ہین قدم عشق مین تیرے جو دل افگار تو ہی ہے مددگار
ورنہ کرے کوئی بھلا کیا عشق کا اقرار ہمپر تو یہ سب کھل گیا

رکھتا ہے حباب آپ پہ جسطرح سے اظہار یون تھا مین نمودار
ٹوٹا جو حباب ہستی موہوم کا اک بار دریا ہی تھا جو ل گیا

جسم و دل و جان میرا جو تھا گم ہوا اکبار بس رہ گیا تو یار
اے بحر کرم موج ہے یون جسم کا اظہار ورنہ یہ تو سب کھل گیا

مردان مین اسی شکل مین خود حیدر کرار اور سید ابرار
واللہ ملا یون ہی ہے اللہ کا اسرار مرشد سے یہ سب کھل گیا

تیری فرقت مین جو آنسو کا بہانا ہوگا
دل بیمار مرض مین بھی توانا ہوگا

ایک دن ہوگا کہ جنت مین ہمین تم ہونگے
میرے پہلو سے تمھی درد کا جانا ہوگا

جسکا ممکن نہین آنا ہے مرے پاس تلک
کھینچ کر جذب محبت تجھے لانا ہوگا

مجھکو مجبور کیے دیتا ہی دل اسکی طرف
اسنے الفت مرے دل مین کہین ٹھانا ہوگا

شکل احمد ہون وہ ہو قبر مین خلوت دامن
پھر پرسش نہ نکیرون کو بھی آنا ہوگا

وہان ہے ٹھہرا مقام اپنا جہان نشان ہے نہ نام اپنا
شب تحیر ہے وصل جانان ہے بیخودی مین مقام اپنا
کسی نے بیخودی خودی سے کرکے خودی ہی مین پھر خدا دکھایا
یہ جان جانان جو ہمنے جانا تو جان ہی سے ہے کام اپنا
سمجھ سمجھ کر یہ کہہ رہا ہون انا انا کل انا انا ہے تجھ
سمجھ ہے اپنی نہ بوجھ اپنی نہ ہے یہ ہرگز کلام اپنا
اُبل رہا ہے یہ جام وحدت کبھی نہوگا یہ کم بکثرت
مین اپنے ساقی کے صدقہ صدقہ بھرا ہے جسنے یہ جام اپنا
یہ تن محمد یہ جان خدا ہے خدا خدا سب خدا خدا ہے
یہی سمجھ ہے یہی تصور یہی ہے ورد مدام اپنا
نہ وصل ہے اور نہ ہجر جانان رہا نہ دل مین دوئی کا سامان
جسے ہین کہتے وصال جانان وہی ہے ہردم نظام اپنا
کرم ہے مرشد کا تمیہ مردان یہی عنایت ہے خاص یزدان
رہے یہ افزون ہمیشہ ہر آن یہی ہے مطلب تمام اپنا

ہر ادا نے تری تاکا ہے نشانہ دل کا
کب ہے ممکن ترے ناز سے بچانا دل کا
مجلس غیر مین کیون اے ستم ایجاد ہو تو
تیرے رہنے کو بنا ہے جو ٹھکانا دل کا
مشکلین عشق کی انجام کی جھیلین کیونکر
سہل سمجھے تھے جو پہلے سے لگانا دل کا
ہمنے روکا دل ناشاد کو کوچے سے ترے
روکے کیونکر کوئی کسطرح جسے آنا دل کا
ایسے معشوق سے مردان کوئی بنتی کیونکر
جسکو ہر طرح سے آتا ہو ستانا دل کا

تمھارے وصل کا چرچا ہے مشغلہ دل کا
تمھارے ملنے سے ملتا ہے مدعا دل کا

وہ ماہ نقش ہے دل پر مثال سکۂ زر
نہین ہو قابل خارج یہ داخلا دل کا

رکو نہ تم نہ رکے یار بھی کبھی ہمسر گنہ
تمھارے رکنے سے رکتا ہو معاملا دل کا

دل و دماغ و جگر چشم آرزو و خیال
تمھارے ساتھ ہمارا ہے قافلا دل کا

جو ہم نثار ہین تم پر تو تم فدا ہو صنم
ہوا ہے دونون طرف سے مقابلا دل کا

تلاش یار مین در در پھرے وہ کیون مجرم
ملا ہو دل ہی مین جسکے یہ لاڈلا دل کا

سنبھل کے سامنے جانان کے بیٹھیو مردان
پڑا ہے عارض و کاکل سے سامنا دل کا

تجھکو آتا ہے ستمگر تو ستانا دل کا
مجھکو بھاتا ہو ترے رخ سے لگانا دل کا

تھامے تھمتا نہین سینہ مین تعشق کے سبب
دونون ہاتھون سے پڑا ہمکو دبانا دل کا

مژدۂ وصل حبیب آکے جو کہدے کوئی
ناتوانی مین کرے ہمکو توانا دل کا

نقد دل کو بھی عزیز اس سے نہین رکھتے ہم
کوئی کر دے جو مسرت مین زمانا دل کا

ہمنے مانا نہ کبھی آپ کرینگے پامال
دامن ناز سے مشکل ہے بچانا دل کا

ہم جو بیٹھے ترے پہلو مین اٹھائے نہ اٹھے
خوب آتا ہے تجھے یار بٹھانا دل کا

ماجرا رنج و الم کا نہ کہو تم مردان
کام دانا کا نہین رنج مین لانا دل کا

اے رشک قمر آگے ترے شمس و قمر کیا
سو جان سے فدا ہو نہین یہ جان و جگر کیا

اک آن مین دیتے ہو جلا عشق کے مارے
ان باتون سے تحقی عیسی مریم کو خبر کیا

غیرت مین محبت مین مروت مین ترا مثل
پایا نہین ہمنے کہین اور ہو گا بشر کیا

دن بھر ہے تصور ہے مگر بات کو رونا ۔ کرتے ہیں میاں دیکھیے یہ دیدۂ تر کیا

ہم تم ہیں دل و جان سے گر ایک ہی مردان
کہنے کو ہیں دو ایک ہیں ہم دو ہیں مگر کیا

سب سے پہلے تھا تو میں تھا اور غم جانا نہ تھا ۔ لامکان تھا گھر مرا اور عرش پر کاشانہ تھا
نور میرا حسن خوبان اور ادا سودائے خلق ۔ عشق میری روح تھی اور جان ہی جانانہ تھا
چشم باطن سے جو دیکھا حسن حق آیا نظر ۔ ہستی حق نے بھلایا تن کو تن افسانہ تھا
شمع پر پروانہ جل کر مر گیا کیا فائدہ ۔ بن گیا لیلیٰ ہی مجنون عشق یہ مردانہ تھا
ناصحا دل کس طرح جز یار سنتا تیرے پند ۔ تھا رخ دلدار میں گم بے خود و مستانہ تھا
حق رگ و پے خون میں تھا جوش سے مجبور تھا ۔ تب انا الحق بول اٹھا منصور کیا دیوانہ تھا
حق کا پیارا اور سولی حیف تم پر عالمو ۔ تھی شریعت گو صحیح پر فعل گستاخانہ تھا
مست مطلق صورت قدرت پہ دل کیونکر نہ ہو ۔ بادہ و ساغر تھا اپنا ساقی و میخانہ تھا

ہے بناوٹ ظاہری سے تجھکو مردان بس نفور
جب کبھی باطن میں دیکھا کرّ و فر شاہانہ تھا

میں تھا یا ساقی تھا جسدن گردش پیمانہ تھا ۔ ہو کا عالم حسن خود بین صورت مستانہ تھا
عشق نے پیدا کیا پنہان سے پیدا میں ہیں ۔ از پئے اظہار عالم آب و گل میں آنا تھا
خاک آدم میں کیا جب دم گذر قدرت نے خود ۔ ہو گئے مسجود آدم ہر ملک عزرا نہ تھا
تھا احد مطلق اور ہے واحد بچشم عارفان ۔ کھل گئی جب آنکھ باطن اپنا سب بیگانہ تھا

عشق کو کہیے نہ مردان پیشوائے جان جان
جسکے دل میں گھر کیا وہ آخرش جانانہ تھا

ہولی

بسم اللہ پیارا دولارا — مورا جگ موری انکھون کا تارا
کا مین کہون واکی گت ہے انوکھی — جاکی صفت مان ہے الحمد سارا
مرداں صفی نت سوت و جاگت — سنگھ ہی رہت قل ہو اللہ پیارا

غزل

شب وصل جو ہجر کے غم سے چھٹے تو خیال ہلال سحر ہے لگا
کرین ناز اس عیش و نشاط پہ کیا جس عیش کے پیچھے ضرر ہی لگا
نیکی بدی و خیال خدا انھین کامون کا تخم ضرور اُگا
نیکی کا نیک بدی کا برا جو کروگے عمل وہ ثمر ہے لگا
کبھی جور و ستم سے جو باز آئے تو وہ غیر دلن کے پہلو مین جا بیٹھے
مجھے ایسے حبیب سے غیر بھلا کہ نہ رنج ہے دل کو نہ ڈر ہے لگا
تری جور و جفا نے کیا یہ ستم ستم حسن شباب ہوا پر غم
رہا باقی نہ اب ترے حسن کا دم دل بیدلون کا یہ صبر ہے لگا
یہی حاصل عشق ہے جور و کرم انھین دونون کا لطف اٹھاتے ہین ہم
شب وصل بھی مرداں یہ ستم ہمدم انھین دونون جان و جگر ہے لگا

ہمکو مقصد بھی اور مشتق ہوا معلوم اپنا
حضرت عشق نے دکھلا دیا مفہوم اپنا

حجلہ نشین دل مفہوم ہین وہ جان جہان
دیکھا ہمنے جو حجاب ہو گیا معدوم اپنا

در درلعت سے فزون عشق کا رہتا ہے ہمین
ہوا اقسام ازل سے یہی مقسوم اپنا

اور تو پاس ہی کیا میرے جو مین نذر کرون
نذر نظارۂ رخ ہے دل معصوم اپنا

محفلِ یار سے آئے ہین یہان گو مردان
صحن خانہ ہے انھین کا دل مغموم اپنا

صحرائے عدم مین بھی مین گمنام نہ تھا — تھا اصل مین جو نام پس نام نہ تھا
خواہان میری صورت کا بجز میرے نہ تھا — جز دید وشنید اپنے کوئی نام نہ تھا
تھا عالم ہو دشت و بیابان نہ تھا — یہ وقت شب و روز و صبح و شام نہ تھا
یک جوہر ذات اپنی منزہ تھی مقدس — آیا جو خیال عشق تو آرام نہ تھا
تھا عاشق و معشوق مین اپنا ہی ازل مین — محبوب کوئی اور دل آرام نہ تھا
اسباب کیا مین نے مہیا پئے محبوب — یہ ہر دوسرا کوئی دد و دام نہ تھا
خواہان جو تعرف کا ہوا اپنا تو مین نے — آدم کو کیا پیدا یہ کام عام نہ تھا
ہر چیز مین جوہر ہے مرا چون شر سنگ — تھا شمس و قمر مین بہ لب بام نہ تھا

مردان مری تصویر ہے تصویر کے اندر
جز میرے حبیب اور دل آرام نہ تھا

دل مرے پہلو سے اے ماہ لقا جاتا رہا — ہونے کو تم پر فدا بہتر ہوا جاتا رہا
تم ادھر بالین پہ آئے وصل کے چرچے ہوے — دل ادھر بیخود ہوا سارا مزا جاتا رہا
جوش الفت تھا مجھے جبتک نہ تمنے قدر کی — اب ملے آ کر تو کیا جب مدعا جاتا رہا
ہم فدا تھے تم پہ لیکن تم فدا اورون پہ تھے — اسلیے دل سے مرے پاس وفا جاتا رہا
دل مین صد ہا خار غم تھے نشتر جان تھا خیال — تم ادھر پہلو مین آئے سب گلا جاتا رہا
وہ ادا وہ ناز و غمزہ وہ ترا حسن شباب — کیا ہوا کس سمت کو یہ قافلا جاتا رہا
اللہ اللہ کر گئے مردان جان و دل اپنا مین وہ — صورت آنکی رہ گئی اپنا پتا جاتا رہا

آنکھ سے آنکھ ملی چہرہ سے چہرا اُن کا
جان سے جان ملی رنگیا نقشا اُنکا

جان اُنکی ہی ہی جان ہین تن من ہین وہی
ہر بہر تن مونے کیا ٹھہرا اُنکا

بموقع جو من و تو کا اُٹھا دو تو وہ ملجائین
باقی نہ رہو تم تو ہو جلوا اُنکا

فنا ہی سے یہان اور وہان تخت نشینی
ہر جا پہ مزے کرتا ہے شیدا اُنکا

چھاتی سے لگاتے ہین گلے سے بھی وہ اپنے
قدمون سے لگا اُنکے جو بندا اُنکا

مردان میرا اقرار یقینی ہے اور عینی
ہے جان و تن اُنکا یہی چہرا اُنکا

آج دکھلا دو مجھے چہرۂ تابان اپنا
حسرت دل ہی نہین ہے اور ارمان اپنا

صدقہ ہونین تیرے سے مری جان تجھے مالک
لگ جاؤ گلے جان کے خواہان اپنا

مرقد پہ مرے عالم گلزار ہو پیدا
لیجاؤ اگر سر و چمن دامان اپنا

جان میدون کہ تصدق ہون تر لطف پہ شاہا کے
سیر گہ میری کیا آپنے بستان اپنا

میرے ارمانونکی مالک ہو تمنا یہ مری
ہو لیئے لطف سے جب تجھے مہمان اپنا

تم سامنے میرے سے کہین جاؤ نہ جدا
بندہ پہ کرو اسقدر احسان اپنا

نظر لطف نہ ہے مجھ پہ مین ہون تمپہ فدا
زندگی کا ہے مزا بس یہی مردان اپنا

صورت مین ہے اب صورت دلدار ہویدا
صورت مین للا رہتا ہے وہ یار ہویدا

اصلا نہ رہا مین تو ہوئی دید میسر
ہیگا فلک تن پہ وہ مہ دار ہویدا

وحدہ معکم کی صدا سنکے ہون مدہوش سراسر
ہر لحظہ مرے ساتھ ہے دلدار ہویدا

آدم دم حق سے جو ہوا مہر کا پتلہ
سو طرح سے پردے میں حق اسرار ہویدا

فرماتے ہیں فی انفسکم شک نہیں واللہ
مردان ہیں وہ ہر دم سر بازار ہویدا

ہے جوش محبت میں وہ دل شاد ہمارا
دل یاد میں رہتا ہے یہ آباد ہمارا

جاتا ہوں نہیں جب انکی طرف بہر ملاقات
کہتے ہیں کہ آتا ہے وہ آزاد ہمارا

دلدار ہو پہلو میں تو دل شاد نہ کیوں ہو
ہے گلشن ہستی کا وہ شمشاد ہمارا

ہم جس پہ تصدق ہیں وہ ہے مہر کا پتلہ
اول میں وہی تھا وہی مابعد ہمارا

وہ آئے نکل پردے سے بیساختہ ہمدم
جب خانۂ تن ہو گیا برباد ہمارا

وہ دل میں رہا کرتے ہیں جب سے گل یکتا
ہستی کا چمن ہو گیا آباد ہمارا

مردان انہیں ہم پا گئے جنکا نہ پتا تھا
یہ ذہن خدا رس ہے خداداد ہمارا

اچھو اے پردہ نشین ہمنے تجھے دیکھ لیا
پردے میں رہے لاکھ و لے دیکھ لیا

لازم ہے حجاب اب نہیں کرنا تجھکو
تری صورت کو جو عاشق نے ترے دیکھ لیا

تیرے مسرور ہیں ترے حسن کے خواہاں ہم بھی
تری نظروں سے تجھے یار مرے دیکھ لیا

کبھی بیٹھے ہوئے دیکھا تجھے سوتے میں کبھی
چلتے پھرتے ہیں بھی سو طرح کھلے دیکھ لیا

اب نہ نظروں سے الگ ہو نہ کلیجے سے جدا
تیرے مردان نے جو ہر بار تجھے دیکھ لیا

دل اپنا بسوئے دگر ہو گیا
نہ جانے مقر سفر ہو گیا

ہوا جبسے تیرا کرم ساقیا
جدا تن سے بیم و خطر ہو گیا

مس قلب کو جب کی اکسیر سے
وہ وہی چرخ میں نے کہ زر ہو گیا

جسے کہتے ہیں برزخ یار سب
یہ تن میرا وہ سر بسر ہو گیا

پلایا جو ساقی نے جام الست
تو ہر رگ میں اسکا گذر ہو گیا

تو ہم تکلم تیقن میں میرے
شہ قل ہو اللہ کا گھر ہو گیا

ملا جب سے شاہی کا مردان خطاب
ہر اک طفل خو سے حذر ہو گیا

پھر نہ آیا پھر کے گروہ نامہ بر اچھا ہوا
خط کتابت اٹھ گئی اے سیمبر اچھا ہوا

دیکھتا وہ تو تجھے اور میں تڑپتا خاک پر
پیک ان تک گر نہ پہونچا پیشتر اچھا ہوا

مل گئے باہم خدا کے فضل سے بعد از فنا
اسکو اچھا کیا کہیں ہم سر بسر اچھا ہوا

تو ہی ہے اے ہمنشیں اور میری ہستی ہیچ ہے
ہو گیا ہر رگ میں گر تیرا گذر اچھا ہوا

گرچہ صورت اپنی ہے مردان مثال نقش پا
اسمیں گذرا کارروان ہے اور اگر اچھا ہوا

آپکے در پر جو کوئی آ کے سائل ہو گیا
دیدیا حسن ازل اپنے یہ مائل ہو گیا

ہو گیا معشوق عاشق محو جانان ہو کے تب
جب خودی سے اپنی بالکل آپ زائل ہو گیا

کیسے کیسے مر گئے جو پائے حق بے پیر کے
علم منطق کا جو پردہ آنپہ حائل ہو گیا

زاہد و وصل خدا کب ہو دلیل علم سے
فخر رازی ہو چکے سحبان وائل ہو گیا

قل ہو اللہ کے سوا دیکھا نہ مردان نے کچھ اور
اسلیے صورت پہ اپنی آپ مائل ہو گیا

جو چرخ چنبری دیکھا اور مہر و ماہ کو دیکھا
تو وان بھی اپنے پیارے مرشد ذی جاہ کو دیکھا

ہوئی جو صورت ہے اپنی اور اپنے یار کی باہم
ہم اپنے دل میں جلیسے اس شہ آگاہ کو دیکھا

نگاہ لطف ہو جسپر کہاں کا فروفا جسے
نہ آیا راہ پر ہو گر نہ اُس گمراہ کو دیکھا

ہمارے بے بہا معنی بھلا ہر شخص کیا سمجھے
سمجھتے معنی و مطلب فنا فی اللہ کو دیکھا

نہ دیکھا ہمنے مردان کوئی جا تو اس سے خالی ہو
جہان دیکھا وہان بس قل ہو اللہ شاہ کو دیکھا

ہے نہین نظر و نہین اپنے ما ورائے مصطفےٰ
ہین جو دجان و تن وہ ہم رضائے مصطفےٰ

قل ہو اللہ احد شان محمد پردہ
بہر نظم و نسق عالم بن کے آئے مصطفےٰ

گلستہ شہ ہالک لاشک بیشک تیرے ضرور
دائما ابدا ہین باقی چہرہ ہائے مصطفےٰ

تھی یہی یک فہ ات مطلق ہے یہی پابند قید
خلوت و جلوت ہوئی ہے سب برائے مصطفےٰ

کیون نہون عشاق از سر تا قدم احمد کا نور
دیکھلے جب نقد ہستی رونمائے مصطفےٰ

حاجیو کر لو طواف دل جو شوق حج ہو
ہو فقط وان دید گھر کی یان لقائے مصطفےٰ

طالب اللہ واحد سنلو پہلے حیدری
شاہ مردان ہین سراسر از برائے مصطفےٰ

کبھی نکلا نہ کوئی یار سے ارمان میرا
ایک مدت سے ہے وہ گرچہ مہربان میرا

کبھی چھاتی سے لگایا نہ تو انکا دیکھا
سخت مشکل مین پڑا دل ہے مری جان میرا

بوسہ کی ہوس اور بغل گیری جان
کرتا رہا ہر دم دل نالان میرا

نہ نکالا کبھی ارمان مرا تمنے نہ سہی
شکر کرتا ہون کہ ہے صبر نگہبان میرا

ہین نے جانا تھا تجھی کو ہے محبت انکی
بالیقین مجھسے فزون تر ہے وہ خواہان میرا

جو جو ظلم کرو پر نہ رقیبون سے ملو
یہ غضب وہ ہے کہ ہے جان کا خواہان میرا

دل مین غیرون کو اگر تمنے نہ دی اپنے جگہ
دونون عالم مین سمجھ لو کہ ہے مردان میرا

ردیف (ب)

نہ گل سے کام ہے ہمکو نہ کچھ گلزار سے مطلب
بجان رکھتے ہیں اک ہمدم بدل اک یار سے مطلب

نہ کام عالم سے ہے ہمکو نہ حور العین جنت سے
رہے اک ہوش و دانا تر بدل ہوشیار سے مطلب

نہ ملت ہے نہ مذہب ہے نہ ہے مطلب کوئی اپنا
وصال یار مذہب ہے اور ہے دیدار سے مطلب

تصور ہے نہ کام اپنا سوا مرشد کی نسبت کے
تجھے ہے اندنون اے دل شہ کرار سے مطلب

کہا مکر و مکر اللہ خیر الماکرین جسنے
چھپا خود مجھکو ظاہر کر ہے اس مکار سے مطلب

ہین وہ واصل ہون دلبر سے کہ دل اپنا ہے وہ دلبر
رہا دل ہی کے کام اپنا اسی غمخوار سے مطلب

نہ ہم یہ ہین نہ ہم وہ ہین نہ ہم ہر گز ہین کچھ تھے ہین
غلام قل ہو اللہ ہین اسی اظہار سے مطلب

نہ کافر ہین نہ مومن ہین نہ مسجد ہے نہ میخانہ
نہ تسبیح و مصلا ہے نہ ہے زنار سے مطلب

نہ ہم آدم نہ حوا ہین نہ ہم حور و ملک یارو
نہ ہم گنجینہ پنہان ہین نہ ہے اظہار سے مطلب

زوال جان و تن ہے یان نہ حرص ما و من باقی
حباب کہ یہ دریا ہین نہ ہے اوطار سے مطلب

نسب ہو یا حسب دونون مبارک ہو وین اہد کو
تجھے تو ہے فقط مردان شہ ابرار سے مطلب

لیتے ہین صدا نام محمد الطیب تائب
کسو کا مومن یہ کام ہے سو کیے تھے ہین صاحب

ہوتا ہے خیال تو نہین خیال ایک ہی جسدم
رہتا ہے وصال ایسا نہین نظرونسے غائب

ڈھونڈھے جو کوئی اپنے ہین پلٹے وہ نہین دور
اوتر نہین دیکھن نہین کچھ نہین پورب

رہتا ہے خدا پاس خدا خواہون کے ہر دم
پیارے کو خدا کے کہو ہے افضل ہین نائب

ہم دونون جہان سے ہوے آزاد جو مردان
تو عشق بلا انکا ہمین بہتر و صائب

ردیف (ت)

وہ جو معلم ہی کہا کسنے بصد مہر و محبت
ساتھ اپنے شہ حسن ہی اللہ ری قسمت

فی انفسکم جو کون ہی دل دیکھے جو دیکھا
پردے میں ہمارے ہی وہی بانی خلقت

جب خانۂ دل میں وہ بصد ناز در آئے
باقی جو خودی نام کو تھی کر گئی رحلت

کیا نذر کریں وصل میں ہی تو یہی بس دل
سو یہ بھی انھیں کا ہی ہمیں ہی یہی حسرت

رہتے ہیں بصد لطف جو وہ خانۂ دل میں
مردان یہ فقط آنکا کرم ہی اور عنایت

ہی اس نور جبین پر دل سے قربان شہ کی صورت
شہنشاہ دو عالم ہو کہ ہو اللہ کی صورت

دکھائی پیر نے دیکھی جو شکل باطنی اپنی
تو پھر کیا تھا یہی تھی یہ مرے دلخواہ کی صورت

نہ رہتا طالب غافل جو ہمسایہ میں شیخ کے
اسی ہمسایہ سے بن بیٹھے ہو ظل اللہ کی صورت

کرم نے فضل نے پیارے تمھارے رحم دائم نے
سراسر دی بنا میری گدا سے شاہ کی صورت

بنائی آپنے اپنی ہزاروں صورتیں مردان
ازل سے بھائی لیکن قبل ہو اللہ شاہ کی صورت

صورت ہی مرے مرشد ابرار کی صورت
رہتا ہوں جسے دیکھ میں سرشار کی صورت

وحدت میں ٹپکتا ہے جو قطرہ مرے دل کا
قرطاس پہ لیتا ہی وہ میخوار کی صورت

اللہ کو سب عالم بالا یہ ہیں سمجھتے
اللہ بنا احمد مختار کی صورت

حیدر ہیں محمد ہیں حسن ہیں وہی ہے
عالم ہی تمام اُس مرے عیار کی صورت

دیکھا جو دو عالم تو کوئی غیر نہ پایا
مردان ہیں یار اور ہیں اغیار کی صورت

شکر دل سے مین کرون یا کہ زبان سے دن رات | ایکسو بھی ادا ہو نہین ممکن ہیہات

ناز رحمت پہ ہو انکو تو ہو بخشش پہ ہمین | دامن دل مین مرے رہتی ہین انکی سوغات

ناز انکو ہے نوازش پہ تمنا پہ ہمین | رحم آتا ہے انھین ہمکو بیان حالات

یاد کرتے ہین محبت سے وہ ہمکو ہر وقت | جان نثاری سے ہمین فرض ضروری طاعات

جو ادہین فیاض ہین حاکم ہین سخی | کیون نہ پورے ہون ہمارے انسے حاجات

ضامن رزق ہین حافظ ہین انس ہین سبکو | خود ہی سبکا نہین یاری ہین یہ انکی ہین عنایات

ساکن دل ہین مگر سبکو وہ چاہین دیکھین | جملہ اعضا مین انھین کیہین پیارے حرکات

لطف جنت کا ہین پاتے نہین عاشق انکے | گر شہ گلشن کا ہے انکو نہ ہی سیر باغات

غضب آسکا ہو غضب یہ کہ نہین [illegible] | ستم کرتے ہین عوض ظلم کے ہر دم [illegible]

معشوق بنا لیتے ہین عاشق کو وہ اپنے | یہ غلط ہو کہ ستم ڈھاتے ہین عاشق پہ اور آفات

حاجتین اپنی سبھی انسے روا ہوتی ہین | کیا ضرورت ہو ہمین انکی سوا قاضی حاجات

رحم ہے رحم سراپا ہین مجسم ہین کرم | مہر و الطاف جو ہین ہمپہ کہان تاب صفات

ہم انسے ملے رہتے ہین مخلوق مین شامل | ہے ذات بھی انکی انھین کے ہین صفات

شہ اسپ جدہر جاے ادہر چلے مرکب | شب دیز کی کیا بات جو خود کرسکے حرکات

یہ مہر و کرم انکا ہے ورنہ مری کیا اصل | جو خاک کے پتلے ہین انکی ہو وہی ذات

گر منزل مقصود پہ جاتا ہے تو انکے ہے | ملجاے مکان یار کا ہو جاے ملاقات

اور اس سفر ملک مین ملنا نہین ممکن | دل ہوگا حریص اور زبان ہوگی خرافات

ملنا جو ہو انسے تو ملو پیر سے اپنے | دینگے یہ ملا تمکو مقابر کے زیارات

مردان وہ تن و جان مین ہمارے ہین [illegible] | ہر وقت ہین ہم دید مین رہتے ہین اوقات

ردیف (ث)

ہے دو عالم میں نہیں دل سے مرے بڑھکر اثاث
باقی اسباب کل ہو دل کا میرے ہر اثاث

قد وہ شکل شہ عالم ہوں کیوں نہ دیتی ہوں
زینت رشک حسینان ہو نہیں ہیں کیا اثاث

کیا غرض اہل دول سے کیا ملک سے مدعا
ہے مجھے کافی یہ میرا مالک اکبر اثاث

صورت اہل لدنیں ہے تہی لبس قیام
ورد تیرے نام کا ہوں یار یا گھر اثاث

یہ اثاث البیت ہستی کا جو ہو مروان مری
صورت مرشد سے لگکر ہو گیا خوشتر اثاث

ردیف (ج)

ہو شراب احمدی سے جوش پر پیمانہ آج
چھوڑ یو مت ساقیا خالی کوئی پیمانہ آج

آب و گل کے خم میں پیر دل استی ہو بھری
کا نشہ سر میں ہو پیر گردش مستانہ آج

ہم نہیں ہوشیار رہتے ہیں عقل دہر کو
ہے وہی ہوشیار رہ جو دید میں دیوانہ آج

آتش الٰہی انا الحق ہو سدم یاں شعلہ زن
کیوں نہ وحدت کا میرے آبلے جھل خمخانہ آج

ہو تپاک اہل دنیا اہل حق کی راہ زن
ہو یگانہ حق کا ہو جو خلق سے بیگانہ آج

ہیں سر بازار دنیا جو خریدار خدا
نقد سر دیتے ہیں جنس وصل کو بیعانہ آج

وصل کا وعدہ جو مروان کل کا ہو وہ آج ہو
شمع رو سے مل کے دیکھے تو کوئی پروانہ آج

ردیف (ح)

لبریز مے دید سے دل کا ہے جیب قدح
وحدت کا دور کرتا ہو دل ات تب قدح

دور زبان کی ہی سے جو رکھتا ہو قصر کام
کرتا ہو مست ایسے کو یکبار کب قدح

سمجھا جو مے کشی میں کوئی ہو تو میں کہوں
عالم میں یوں تو کہنے کو پیتے ہیں سب قدح

ٹپکیں جو لب سے قطرۂ وحدت تو کیا عجب
بھر ہی دیا ہے دل کا مرے لب بلب قدح

مردان ہو نہیں آپ سے قدح پاک کا
عاشق ہے مے کشی پہ مری روز و شب قدح

رہتا ہے مرے دل میں مرا خندان رخ
کیونکر رہوں دل سے بھلا خندان رخ

مجھکو ہے ملا دل میں مرا شوخ اسی سے
رہتا ہوں میں دل شاد و سدا خندان رخ

مجبوری دلدار ہے اس سے تو دیکھیں
جو ہیں وہ ہوا ہیں سوا خندان رخ

اول میں غم ہجر سے میں زار و حزیں تھا
آخر میں ہمیشہ کو رہا خندان رخ

مردان ہو وہ عالم جسے خواہاں نہیں پایا
مل مل کے اسی سے ہو چلا خندان رخ

ردیف (د)

ہوں دیکھ رہا جلوہ سراپائے محمد
صورت ہے مری صورت شیدائے محمد

گم اپنے تئیں کر کے ملے جو دل و جاں سے
ہو جائے نہ کیوں پھر وہ سراپائے محمد

اس چون و چرا میں تو نہیں وصل ہے مجکو
مر جائیں اگر کہکے کہ اے وائے محمد

احمد بھی جو ہے نام محمد کا تو ہے رمز
پردے میں رہا میم کے خفیائے محمد

مرشد سے پتہ ملتا ہے مردان یہ عشاق
غفلت سے نکل آئے جو جویائے محمد

حقا نظیر تیرا نہیں تو ہے بے نظیر
ذرے کے تیرے [illegible]

سلطان دو جہانی و شاہنشہ عرب
محبوب خاص تیرا ہے [illegible]

جس پر ہے لطف تیرا وہ ہیں عیش میں مدام
معنی نفخت فیہ کے کھلتے ہیں یہ مجھے
دل کو کیا ہے میرے غنی تو نے یا غنی
محو بقا ہے یار ہوں ذوقِ فنا کے بعد

ہر حال میں آنا ہمیں در کے ترے فقیر
میں ہوں تیرا حجاب اور تو ہی میرا ضمیر
باطن میں بے نیاز ہوں ظاہر میں ہوں حقیر
میں بے خبر ہوں اپنے سے تو ہی میرا خبیر

ہادی ظہیر اور کرم گستر و رحیم
مردان صفی کا تو ہی ہے یا پیر دستگیر

حق بیں ہیں آپ سا ہو وہی حق نما نظر
محبوب ہو تم اپنے ہیں ورنہ وہ دلربا
کچھ طور ہی پہ نور خدا منحصر نہیں
ٹکرا چکے ہیں مسجد و کعبہ میں ہم بہت

اور عکس اُنکے ہیں یہ سبھی شمس و قمر
صورت میں ہر تمہاری وہی آپ جلوہ گر
ہر سنگ کے جگر میں نہاں ہے وہی شرر
چوکھٹ تمہاری اب ہے صنم اور ہمارا سر

مردان کہاں کا عالم تکوین یہ سب ہو تم
پیدا ہے موج دل سے تمہاری یہ بحر و بر

کہا انا الحق کسی نے آکر ہمارے دل میں سما سما کر
نہاں عیاں میں ہوا نمایاں ہماری صورت بنا بنا کر

کہاں تھا منصور کہنے والا یہ کلمہ حق جو حق نہ ہوتا
خود اپنا چرچا ہے آپ ہی کرتا نئے کرشمے دکھا دکھا کر

بنایا آدم کو شکل اپنی اور روح اپنی ہے اس میں ڈالی
وہی ہے نقشہ کھینچا تمامی بشکل آدم چھپا چھپا کر

ہوئے فنا ہم بشکل مرشد تو ذات احمد احد کی پایا
نہیں ہے اسمیں ذرا بھی دھوکا جو حق ملا ہے خدا خدا کر

وہی محمد وہی احد ہے وہی علی دلربائے عالم
وہی ہے مرشد بشکل مردان جو دیکھا پردہ اٹھا اٹھا کر

ہوتا ہے فزون عشق بشکل عیان پر
جم جائے تصور نہیں ممکن ہے نہان پر

دیکھیں نہ خدا کو جو کسی طرح سے صوفی
ہو جائے غلط کہنا انا الحق کا گمان پر

وہ جان جہان ہے اسی ہستی میں ہویدا
دیکھے نہ یہان گر تو نہ دیکھے گا وہان پر

رہتا نہیں دنیا میں ہمیشہ ہی بشر کو
کیا ناز کرین رہنے پہ دو دن کے جہان پر

خلاق حسینون کی محبت میں مزہ ہے
دل اپنا پریشان نہ کرو حسن بتان پر

ہے عاشق مولا کو کسی شے سے نہیں کام
مرتے ہیں حریص حورونکے افکار جنان پر

یہ تن ہے مکان جسکا وہی اپنا ہے مردان
ہے انس مکین سے ہمیں ہر دم نہ مکان پر

اللہ مرے دل میں ہے اور عرش برین پر
اور سامنے رہتا ہے مرے تخت زمین پر

نازک ہے مزاج اسکا مرا دل بھی ہے نازک
کس درجہ ہے وہ نازکو نہیں لطف قرین پر

نازک نگہی ہے نگہ ناز سے ہر دم
اس تیر کا ہے شغل مرے دل کے مکین پر

گھر انکا مرا دل ہے جو ہر جائی ہیں مشہور
رہتے ہیں ہر اک جا یہ وہ ملتے ہیں یہیں پر

کیون قیمت دل دونون جہانوں سے فزون ہے
ہے نام کھدا انکا مرے دل کے نگین پر

سولی میں چلے جا کے جو تھے طالب مولا
کہنے کو رہا کرتے ہیں مردان وہ زمین پر

ساقی ترے دورے مین مئے ناب کا ہی دور
جز نشۂ وحدت نہین دل مین مرے کچھ اور

سنتا نہین دیوانہ تیرا پند و نصیحت
کہتا ہے دن رات سوا تیرے جو کچھ اور

ہر شی کا ہی جو ہر تو مری جان مین کہون کیا
ہر چیز کے ہے نام سے تو کرتا ہون جو غور

جتنے ہین مرے کام وہ سب کام ہین تیرے
ہوتے ہین مرے ہاتھون بصد خواہش و با جور

مردان مین ہی سب نور ظہور اللہ ہی اللہ
ہر ذرہ مین ہی ذات کا تیرے ہی مچا شور

عرش اعظم تک مرا گر ہو گذر
تا کہ دیکھون مین بھی تمکو بھر نظر

وعدۂ دیدار فردا آج ہو
مہر کی آنکھون سے دیکھو گر ادھر

عشق عاشق تم ہو حسن دلربا
دونون جانون مین تمھین ہو جلوہ گر

تم جو چمکو ذرہ پہ ہو آفتاب
اے مرے مہر کرم چمکو ادھر

بندۂ مردان پہ ہو وہ لطف خاص
دیکھے تمکو دمبدم پیش نظر

عارض پہ ترے نور ہی کونین سے بڑھکر
ہین شمس و قمر ماند ترے حسن ضیا پر

مملو ہین شمیم رحم و کرم جود اتم سے
الطاف ترے عام ہین ہر فرد بشر پر

بخشش پہ ترے عاصیونکو ناز نہ کیون ہو
عادت ہی تری عفو و عطا کی ہے سراسر

جز دید تری دیدۂ دل کو نہین کچھ کام
جاری ہے مرے دل سے ترا نام برابر

بندہ ہون ترا عاشق جانباز ہون تیرا
سگ تیرا ہون ہے مجھکو یہی فخر سمجھ کر

ہے عکس ترے نور کا نور رخ خوبان
ہو جاتے ہین عشاق جسے دیکھ کے ششدر

کیونکر نہ فدا اُنپہ ہو مردان تہ جان سے
ہر لحظہ ہے دل اُنکی عنایات کا خوگر

میرے شاہ بتان کے ہین پرتو عارض نیر اکبر و بدر منور
زلف سیہ اور بیاض گلو سے ہین عکس یہ دونون شام و سحر

قد رعنا کے سایہ سے سرو چمان ہی چمن مین مثال قد خوبان
جوہر دندان اور سرخی لب کے ہین پرتو ذاتی لعل و گہر

ہی وہ کریم و رحیم و سخی آسے پردہ نہین ہے عاشق سے
دیکھا ہی جسنے ایک نظر اُسے اپنی رہی نہین کچھ بھی خبر

دل مین مثال جو پاؤن کبھی نہین کوئی ہوا اُسکی مثال کے قابل
آپ ہی اپنی نظیر ہے وہ مجھے آتا ہے ایک ہی پیش نظر

مردان صفی یہ حسن بتان کہا ہی چھپے یعلم اللہ اللہ
میری روح نبی مری جان نبی مرے پردے مین آئے ہین پیش نظر

صورت مین ہی ہماری ہی یار دلنواز
رہتا ہوں ہر گھڑی مین جو ہے نیاز و ناز

صورت مری نہین ہون نہ ہی یار دلنواز
جو کچھ کہو سو ہون مین ہم عقدہ دل کا باز

خاموش و اعظا مین ہون ہوش بک تو
بھاتا نہین ہے مجھکو ترا طرز اور طراز

فیض قدم سے تجھے مرے دو حرف درس کے
معنی ہین اسکے سب جو ہم کو ہے پیش از

حق جو و حق نگر کو ہے اتنا سراغ بس
صورت ہی آدمی کی دنیا اور سب ہی آز

ظاہر مرا نہ دیکھ کے حیران رہے کوئی
صدقہ مین اپنے پیر کے ہون سب مین سرفراز

باقی نیاز و ناز ہی مردان نہ کوئی حرص
افزون ہی فضل پیر کی ہی یہ فقط نیاز

اہل دلون کے دل کو ہی ذکر خدا انیس
اور اپنے عاشقون پہ خدا خود ہوا انیس

ہم جسکی انس مین ہین خودی سے چھوٹے ہوے
دیکھا تو ہمیں آپ ہے وہ دلربا انیس

احسن اہل دل کو کیسے دو عالم کا حکمران
جسکا ہوا ہو شیر خدا لا فتیٰ انیس

مین ہون جو ہے یہ روح قدس کا ظہور سب
کھلتا رہیگا وصف کہ ہے پیشوا انیس

دیکھا کرو تم اپنے کو مردان وہی ہے ہم
جسکا ہے دو جہان ہو وہی دلربا انیس

بے انتہا ہے وصف صنم اے زبان خموش
دیدار یار مین ہے دل از بیان خموش

محفل ہے دید یار مین چپ مین بھی ہون مگر
پھر صدا نہ ہو جیو اے نغمہ زان خموش

ہر ہر سخن پر آپکی ہے جب حیات دل
رہیے نہ آپ میری قسم جان جان خموش

جب سے ہین میرے کان مین وہ حرف کہدیے
حالت ہوئی ہے وہ کہ ہین سب ناصحان خموش

آنکھون سے آنکھ سینہ سے سینہ ہے لب بلب
یہ تخلیہ ہے وصل ہے باتین دہان خموش

سننے سے ماسوا کے ہین گوش اپنے سب گران
آواز غیر حق سے ہے کام و دہان خموش

مردان تمھارے حسن کے خواہان ہین جیسے ہم
آنکھون کے سامنے ہے عیان ہے زبان خموش

ردیف (ص)

قل ہو اللہ قلب قرآن اور قرآن سب قصص
نقش دل ہے قل ہو اللہ صورتین ہین سب قصص

نغمہ توحید احد گوش دل سے ہے بھرا
این و آن اس جہان کی سنتے ہین ہم کب قصص

جب طفیل پیر سے پہنچے منزل مقصود پر
اٹھ گئے جھگڑے تمامی طے ہوے ہین سب قصص

گوش بر آواز جانان محو جانان ہے جو جان
بے صدا ہی ظاہری سنتا ہے اور بے لب قصص

ہین انا المطلوب مین ہم غرق مردان روز و شب
ہے تصور وصل کا فی ہجر کیا ہین اب قصص

جب ملایان حق انا الحق ہین ہے ہو سے کیا غرض
بندۂ انی انا ہین ہمکو تو سے کیا غرض

ہے شہ حسن بتان - ہر دم مرے دل سے عیان
دیکھتے ہین دمبدم ہم جستجو سے کیا غرض

بادۂ احمر انانیت کا ہے یان جوش زن
خم کی خم ہین جب بھرے ساغر سبو سے کیا غرض

کیا غرض اہل دول سے کیا ملے سے واسطہ
خلق سے یکتا ہو جو پھر آرزو سے کیا غرض

مطلب کل ہین ہمین دیکھا جو فضل پیر سے
اب رہو خاموش مردان گفتگو سے کیا غرض

ردیف (ط)

ہو گئی ہین ہستی یہ میری اور ہستی سب غلط
پستی کل جسم جان ہو اور پستی سب غلط

صحبت دل وصل سے ہے آپکے بیمار کو
تندرستی ہی یہی اور تندرستی سب غلط

آپ کی نظرون سے گرنا عاشق شوریدہ کو
دو جہان مین ہے یہ پستی اور پستی سب غلط

نشۂ ریحان وحدت مین صفی کا دل ہے مست
مستی ہے یاد حق ہی اور مستی سب غلط

بندگی یزدان پرستی ہے فقط مردان صفی
حق پرستی خود پرستی حق پرستی سب غلط

ردیف (ظ)

کمال عاشقی کا ہے تو ہی میرے دلا حافظ
جمال لایزالی کی ہے میری ہی وفا حافظ

مجھے کیون جد و جہد ہو خاطرِ خود رفتہ سے اپنی
کہ ہے آپی مرے دل کا مرا جب دلربا حافظ

تمھارے عشق مین پیارے ہوے ہین دل کے ہم پیارے
ہمارے جان و دل کا ہے ہمارا ہی خدا حافظ

مین ہی اول ہون آخر ہون مین ہی ظاہر ہون باطن ہون
مطاع دل مین ہی ہون سب مین ہی اپنا بنا حافظ

ملائی اپنی صورت مین جو صورت اپنے پیرون کی
تو پائی ایک ہی مردان ہوا جیون پیشوا حافظ

ردیف (غ)

ہے سے دو عالم کی فراغت سے دلِ آدم فراغ
اسلیے ہون مین غنی اور ہے مجھے ہر دم فراغ

یہ فراغت ہے طفیلِ مرشدانِ پاک کی
ہے مجھے حاصل جو ہے کسکو کہان کس دم فراغ

اس فراغت کے لیے اگلون نے کیا کیا غم سہے
آپ کے صدقے مین ہمنے پا لیا بیغم فراغ

اس فراغ دل مین ہے میرے فروغِ دو جہان
جسکو دیکھو دل مین ہے ہی دل کا وہ عالم فراغ

قل ہو اللہ شاہ مردان تم ہوے تو یہ ہوا
دل فراغ و جان فراغ جملگی باہم فراغ

ردیف (ق)

معشوق ہو معشوقون کے اور عاشق ہو مشتاق
پھر اپنے محبون کے رہا کرتے ہو مشتاق

ہے ہمکو کتب یاد تمھاری کا مطالعہ
نسبت کے مضامین ہین اور دید کے اوراق

جو یاد کرے تم کو کیا کرتے ہو تم یاد
اور عام تمھارے ہین سبھون پر یہی اشفاق

ہم دولتِ دیدار کو بے کھٹکے ہین رکھتے
پنجہ مین ہمارے ہے ہمارا قزاق

تا منکر و بدکیش نہین فیض اتم کم
یہ چشم کرم عام ہے اور کامل اخلاق

کیا کہنا جو ہے مرتبہ خاصان حضوری
ہم دم ہین ہم آغوش ہین اور حاکمِ آفاق

مردان سے ملے رہتے ہو ایسے ہر دم
یکدم کی جدائی کا ہے نام از بس شاق

تمھارے در پہ نہ کیونکر کرین فغان مشتاق
بہت ہین طالب وصلت کے نیمجان مشتاق

نہ چھوڑا کعبہ کو نے دیر و نے زمین نہ زمان
نہ دیکھا دل مین جو پاتا نہان عیان مشتاق

ملے ہو دل ہین تم عاشق کے نازنین لیکن
رہا حجاب مین اپنے ہی ہر زبان مشتاق

تمھارے دید مین آنکھین ہین شاد و دل آباد
اور ذوق ذکر کا باقی ہے یہ زبان مشتاق

تمھین پہ صدقہ ہین چھوڑے ہین دین و دنیا کو
ہوا ہے ہم پہ ہمارا وہ مہربان مشتاق

نہ ناز کیون ہو ہمین اپنے نازنین پہ بھلا
لٹا رہے ہین تمھین پر سب اپنی جان مشتاق

اٹھا دو پردے کو رخ سے دکھا دو حسن ازل
تمھارے دید کے مردان ہین مردمان مشتاق

ردیف (ک)

سب ہو تمھین تو مالک کن سے فکان تلک
دیکھا تمھین کو ہمنے مکین لامکان تلک

ناو شنا کے پردے مین غافل پھنسے ہین ہائے
ورنہ تمھین ہو دیکھے جو کوئی جہان تلک

محفوظ ہو وصال سے ہر دم وہی دلا
رکھے نہ باقی اپنا جو نام و نشان تلک

ہوتے ہی وصل یار کے شعلہ جلال کے
سب جسم جل کے پاک ہوا استخوان تلک

راز و نیاز یار تمہارے کہیں گے کیا
دل سے ہمارے آتے ہیں کب وہ زبان تلک

دل میں بسا ہے جبسے تو یکتا ہے حسن کل
چھوٹا ہے تب سے اپنا سبھی خان مان تلک

خاصون کو ایک نکتہ ہے بس دفتر عظیم
عامون کی فہم پہونچے گی کب اس بیان تلک

ہر طرح سے دیکھا ہے ہر ہر کو زاہدو
دیکھا نہ غیر حق کہیں وہم و گمان تلک

ہم دیکھتے ہیں اپنے کو آپی ہیں ہم صنم
رہتے ہیں محو دید ہیں مردان یہان تلک

ردیف (گ)

نیند غفلت کی گئی جسنے کہ ہم بیدار جاگ
بادۂ وصل صنم سے ہوگئے سرشار جاگ

تو جگا تو کیا ملا تو کو اے بیدار خفتگان
کہہ دے زاہد دل سے اپنے اے دل ہشیار جاگ

جگ گیا جب سے دل اپنا عین بیداری ہے خواب
جاگ کے پایا ہے دلبر طالب بیدار جاگ

دولت بیدار حسن دو جہان کا حسن کل
آزمانے کو لگانے اے مرے غمخوار جاگ

صحت کامل ہی ہے مرض غفلت سے تجھے
جس گھڑی سے ہو گیا میرا دل بیمار جاگ

آگئے آپی گھر ہمارے از رہ لطف و کرم
اب جاگ گئی یارو ہماری قسمت بیدار جاگ

جاگ گیا دیکھی حقیقت اپنی مردان آگئی
آپ نے فرمادیا جب سے مرے سردار جاگ

ردیف (ل)

تعمیر کن فکان کی ہے اندر مکان دل
تصویر جسم و کل کی کھینچی ہے میانِ دل

اونی چمک ہے جسکی یہ خورشید و مہ کا نور
روشن ہے اُس مکین سے ہمارا مکانِ دل

دل دیجیو نہ ہاتھ سے اپنے بتون کو تم
معشوق اپنے آپ ہی ہوا ہے قدسیان دل

پیرون کے مین کرم کو کہان تک بیان کرون
خود آملے ہین مجھ مین یہ سب مالکان دِل

دل جب خدا کی یاد مین ہو نوجوان دل
دنیا مین جو پھنسا ہے وہ ہے ناتوانِ دل

یہ دل ہے نذر آپ کی اے مہربان دل
گر ہو قبول دل کی تو ہے عز و شانِ دل

مردان صفی ہے دل مین جو اپنے عیان دل
جب تک نہین گے ختم نہ ہوگا بیانِ دل

ردیف (م)

معنی وحدت خدا ہین ہم
نکتہ رمز اینما ہین ہم

دیکھتے ہین جمال و حسن اپنا
مثل آئینہ باصفا ہین ہم

صورت مرشدان ہے تن اپنا
دیکھتے دل مین بر ملا ہین ہم

سارے عالم میں ہے ظہور اپنا — جس جگہ دیکھو آپ ہی جا ہیں ہم

شاہ مردان صفی ہے اسم اعظم
مخزن سر کبریا ہیں ہم

میرے مرشد ہو پیشوا ہو تم — میری صورت میں مدعا ہو تم

ڈھونڈھے پاتا نہیں تمھیں ہر خضر — پر سبھوں میں خلا ملا ہو تم

معنی مصطفے تمھیں تو ہوئے — کاشف سر لافتے ہو تم

جان بھی ہو دل ہو جنبش اعضا — بود ہو کل مری بقا ہو تم

جب تمھیں تم ہو ہر ادا میری — پھر بھلا مجھ سے کب جدا ہو تم

ہر جگہ جب تمھیں ہو غیر نہیں — دونوں عالم میں برملا ہو تم

شاہ مردان صفی سے سن لو صاف
جسکو تھے ڈھونڈتے ملا ہو تم

سارے عالم میں رہنما ہو تم — میری صورت میں دلربا ہو تم

بود و نابود باقی ہمہ بود — میری نظروں میں مہ لقا ہو تم

سر اجہر ابھی ہمنے دیکھ لیا — میری آنکھوں میں برملا ہو تم

جسمیں ہوں خواہش ہزاروں غم — اسکے دل سے سدا جدا ہو تم

آشنا ہو نہ گر فنا ہو کر — اسکے کب تم کبھی آشنا ہو تم

ہم تو ہیں دیکھتے تمھیں تمکو — جان بھی ہو تن ہو سر ہو پا ہو تم

ہمنے مردان صفی سے پہچانا
رونق ہر فنا بقا ہو تم

اللہ اللہ سبھی تو ہی ہی دلا ترے سر سے لیے تا پا کی قسم
نہین غیر ہے تو نہین غیر خدا تو ہی تو ہی دلا ہے خدا کی قسم

ترے نور جبین کی ہی ایک جھلک جو ہے شمس و قمر مین یہ تاب چمک
جتنے ہو گئے روشن ارض و فلک ترے نور جبین کا ضیا کی قسم

ترے حسن کا عکس ہے حسن بتان ترے عشق کا سایہ ہے عشق جہان
تو ہی حسن ہے عشق ہے عشق بتان ترے عشق کے زاہد و دانا کی قسم

میری شکل مین جو تری شکل آن ملی الی وحدت کی شان کھلی
پھر تو دوئی نہین دل مین ہی ہی دیدہ ہے شیر خدا کی قسم

مرشد و ہادی نبی و ولی مین نے دیکھے ہین اک ہی چشم جلی
یہی کلمہ حق ہے ضمیر دلی کہ ہین نام خدا یہ خدا کی قسم

جسوقت سے تو نے رچا عالم اسی وقت سے ہے تو بنا آدم
مری شکل مین شکل تری ہی اتم جو ہو غیر تو غیر کے لا کی قسم

یہی نور محمد صلی اللہ یہی مردان صفی یہی قل ہو اللہ
یہی تن ہے محمد روح خدا حسنین کے ناز و ادا کی قسم

بیشک ہین گدا تیرے شہنشاہ دو عالم | جسپر تو ہوا خوش وہ ہوا تو ہی مجسم
آنکھون مین تری جو کہ سمایا وہ ہوا تو | کونین کا اسکو ہے کیا تو نے معظم
ہے نور محمد سے جو پیشانی پہ روشن | پڑھتے ہین ملایک دلبشر صل و سلم
تکریم کیا کرتے ہین منظور کی تیرے | نظرون مین سبھی جن و بشر کے ہین مکرم
جسپر ہے نظر مہر مہربان ہین سب اسپر | مردان ہون مین اب تیرے عنایا یہ مقیم

کوئی اسد و پیغمبر کوئی شبیر کے قربان
دکھایا پیر نے سبکو مین اپنے پیر کے قربان
یہ اک ادنیٰ تھا اعلیٰ ہین نشان مصطفیٰ حق کے
ملایا پیر نے مجھکو مین اپنے پیر کے قربان
حق ہی حق ہے فقط باقی سب شیطانی ہے غیر ان کے
چھڑایا پیر سے مجھکو مین اپنے پیر کے قربان
معطل ہی تن و جان مین تجلی حق کی صورت کا
پہنچا لطف پیر سے یارو مین اپنے پیر کے قربان

یہ قول و فعل کل مردان سب سمجھے ہین ناداں
ملایا یار سے مجھکو مین اپنے پیر کے قربان

جلایا مار کر قاتل نے مین اس قتل کے قربان
ہوا داخل وہ خود مجھ مین مین ایسے دخل کے قربان
صنم اپنے سے شاغل ہون کہ ہر دم اُسنے واصل ہون
وہ واصل مجھ مین مین اُنمین مین ایسے وصل کے قربان
اس اہلبیت کے مین صدقے کہ نا اہلون کو نعمت دی
بنایا اہل دل جسنے مین ایسے اہل کے قربان
مٹا کر عقل نامحرم عقیلِ ہوش افزا نے
عطا کی عقل حق مین اب مین ایسی عقل کے قربان
تمھین اپنے مین مرشد نے دکھایا صورتِ اصلی
رہون مردان اُسے نگران اور ایسے فضل کے قربان

پیارے نظرون مین پیشوا کے ہین
خاص رحمت مین ہم خدا کے ہین
آپ کرتے ہین جو ترحم یہ
معنے یہ خلق مصطفیٰ کے ہین
بے طلب کر دیا غنی ہمکو
سارے عادات مرتضیٰ کے ہین

آپ ہین قاتلِ عدوِ خبیث
مصدر وصف لا فتیٰ کے ہین

سب نے کیا کیا ادا کرین مردان
صدقے سو دل سے دلربا کے ہین

میری صورت مین نہان ہے اور عیان
کیا کہون مین اب اسے جی جانِ جان

ہے مصور آپ اشیا آپ ہے
صورتِ انسان مین رہتا ہے نہان

کثرتِ اذکار نام اللہ سے
قلبِ آدم مین بناتا ہے مکان

ذرہ کو ہے تاب کب چمکے وہ آپ
گر نہو سایہ فگن مہرِ جہان

جب نہو حق کون انا الحق بول اٹھے
بولتا ہے خود وہ آپ ہی میری جان

محو کرتا ہے جیسے اپنے مین وہ
اپنا کر لیتا ہے اسکا جسم و جان

صورتِ مردان مین یار آیا نظر
یار کا چرچا یہان ہے اور وہان

سرِ حق ہون برملا آیا ہون مین
بھیدِ احمد جملہ کہلایا ہون مین

یہ گلستان جہان ہے سیر گاہ
سرو جان پر اپنے لہرایا ہون مین

کیون نہ ہو عرشِ معلے پر دماغ
پیارے کا پیارا ہون دل بھایا ہون مین

چہرۂ نورانی سے ہون ہم کلام
قالبِ خاکی سے گھبرایا ہون مین

جان جانان سے ملے گا ایکدن
دم مین دم ملتا ہوا پایا ہون مین

بو کسی گل کی کیسے دیتی ہے ستا
داغ دل پر لالہ سان کھایا ہون مین

یا علی کہتا ہون مردان دمبدم
یا علی یا آنکا اب سایا ہون مین

مین نہین واللہ بالکل ہون وہی جو کچھ کہ ہون
صورت بلبل ہون یا گل ہون وہی جو کچھ کہ ہون

آدم و حوا ہون مین اور مظہر ہر کائنات
ساغر و ساقی ہون یا گل ہون وہی جو کچھ کہ ہون

ہون محیط ہر دو عالم ہمہ ہون ذرّے کی شکل
مظہر ہر چیز ہون یا گل ہون وہی جو کچھ کہ ہون

پیچ ہستی سے چھٹا جو پیچ مین میرے پڑا
صورت کاکل ہون سنبل ہون وہی جو کچھ کہ ہون

راز توحید اپنا مردان مصحف اندر ہے عیان
سورۂ طٰہٰ ہون یا قُل ہون وہی جو کچھ کہ ہون

مناجات

خلوت مین رہون یا کسی جلوت مین رہون مین
ہر وقت تری یاد و محبت مین رہون مین

جھگڑے مجھے منظور نہین علم و عمل کے
مرضی مین رہون تیری اور الفت مین رہون مین

سب کام مرے ہاتھ مین تیرے ہین الٰہا
وہ لطف ہو مجھ پر کہ نہ دقت مین رہون مین

تو مالک دارین ہے مین بندہ ہون تیرا
مجھ پر ہو کرم تیرا تو عزت مین رہون مین

گر مہر و کرم ہو ترا مردان پہ خدایا
دارین مین ہر طرح کی ثروت مین رہون مین

صورت اندر ہون مین لیکن ہون وہی جو کچھ کہ ہون
ہون مین تم مین لیک تم بن ہون وہی جو کچھ کہ ہون
بھول تھی غفلت بھی جب تک تھے سبھی جھگڑا ثبھول
بھول سے نکلا ہون جس دن ہون وہی جو کچھ کہ ہون
مین ہون عاشق اپنی صورت پر جو ہے بے کیف و کم
دید مین ہون اپنے دن دن ہون وہی جو کچھ کہ ہون
پردہ مین سنے وہ بنایا تا کہ بے پردہ رہون
دید نا ممکن ہے ممکن ہون وہی جو کچھ کہ ہون
تھا عدم مین جبکہ مردان کون تھا میرا انیس
اسیلئے ہون تم مین تم بن ہون وہی جو کچھ کہ ہون

غزل

جسے کے چرخ پر دیکھا ہے میرا بدر جان روشن
ہے جسکی روشنی ایسی کہ ہے سارا جہان روشن
سحاب وہم مٹ جائے خیال اپنا نہ رہ جائے
یہی تن جان ہو جائے تو ہو خورشید جان روشن
ہوا ہے جلوہ گر جیسے وہ اپنے خانۂ تن مین
ہنوز شمع محبوبی ہے اپنا جسم و جان روشن

لگی لو عشق کی جنکو ملا ہے شمع رو آن کو
ہمارا جان و دل ہے وہ نہان روشن عیان روشن

نہو کیون روشنی دل طفیل خواجگان چشت
کہ ہے مردان صفی چشتی کا سارا خانمان روشن

کہتے ہین جنھین عرش پہ رہتے وہ یہین ہین
پردے مین مرے دل کے وہی جلوہ گزین ہین

عالم مین سراپا ہے اُنھین کا قد و قامت
ہے آنکھ اگر دیکھیے کس جا وہ نہین ہین

آتے ہین تصور مین تشفی مین ہین سرگرم
ہم محو محبت ہین تو وہ ہمسے قرین ہین

کعبہ مین ہین یا دیر مین یا عرش برین پر
آتے ہین ابھی سامنے چاہو تو کہین ہین

دس بار تمھین چاہیے ہین چاہو جو تم اک بار
تم یاد کرو دل سے تو وہ تم مین یہین ہین

بیداری ہو یا خواب ہو ہر حال ہین بیچ وصل
جو صاحب نسبت ہین مگر اہل یقین ہین

سب نور ظہور اُنکا ہے مردان مین کہون کیا
اس خاتم تن مین مرے وہ مثل نگین ہین

دیگر

معشوق ہین معشوقون کے عاشق کے قرین ہین
ظاہر مین تو ظاہر ہین مگر پردہ نشین ہین

رہتے ہین ہم آغوش مین اُنکے وہ ہمارے
رنگ گل و بو کی طرح دیکھو تو ہمین ہیں

چاہین نہ اگر آپ وہ ممکن نہین ملنا
رہتے وہ دلون بین ہین مگر ہین وہ نہین ہین

ہم محوِ تصور ہین وہ ہین محوِ عنایت
ہم طالبِ دیدار ہین وہ دل مین مکین ہین ؎
دل اُنکا ہے دم اُنکا ہے عشق اُنکا ہے مردان
رُخ اُنکا ہے حسن اُنکا ہے اور جان حزین ہین
مری تصویر مین ہو تم مین اس تصویر کے قربان
منور حبزمین کل مین تم مین اس تنویر کے قربان
بلفظ کن بنا آدم کہا آدم سے تب اُس دم
مرا دم ہے تمھارا دم مین اس تقریر کے قربان
مرے فرد تصور پر لکھی ہے اپنی ہی صورت
ازل سے تا ابد یارو مین اس تحریر کے قربان
طفیلِ مرشدِ برحق حدوث اپنا قدم ہے اب
مین تھا مجنون ہون لیلےٰ اب مین ان تغیر کے قربان
تم اے مردان وہ حق بین ہو جو من رانی کو سمجھے ہو
سمجھ دی پیر نے اپنے مین اپنے پیر کے قربان

ہم اپنے کو اے جان نفی دیکھتے ہین
تھمین کو جلی اور خفی دیکھتے ہین
جو کہتے ہو ہم تم یہ دو نو نہین ہو تم
تھمین ہم محیط اور قوی دیکھتے ہین
گہے تکو و اعظ گہے نغمہ خوان
گہے اپنا رازِ دلی دیکھتے ہین
ہو اللہ گاہے گہے مصطفےٰ
گہے شاہ مولی علی دیکھتے ہین
شہ قل ہو اللہ صفوی سگہے
گہے شاہ مردان صفی دیکھتے ہین

ہم اپنے مین تمکو صنم دیکھتے ہین — سراپا تمھین تمکو ہم دیکھتے ہین

کچھ اپنے ہی کو تم مین گم شد نہ پایا — تمھین بھی تو اپنے مین ہم دیکھتے ہین

تڑپ کر یہ دل بر مین رہجاتا ہے — پریشان جو زلف الم دیکھتے ہین

مے مہر مین تیری بیخود ہین ہم — خم دل مین جوش کرم دیکھتے ہین

دوئی سے جو وا چشم حیرت ہوئی — تو اپن آن کو بھی کالعدم دیکھتے ہین

ہر اک شے مین ہو اور ہر حال مین — نہو جسمین تم وہ عدم دیکھتے ہین

تن و جان و دل جملہ حرکات مین — مرے دلربا تمکو ہم دیکھتے ہین

کہون کیا مین مردان نہین جا کے گفت
جو ملنے سے اُنکے یہ ہم دیکھتے ہین

ادھر سے اُدھر ہو جویان دیکھتا ہون — تو یہ جسم خاکی نہان دیکھتا ہون

دل و جان و تن مین جہان دیکھتا ہون — تمھین تمکو اے جان جان دیکھتا ہون

جو ظاہر مین تمکو عیان دیکھتا ہون — تو باطن مین در دل نہان دیکھتا ہون

نہان دل مین میرے ہو گویا تمھین تم — عیان سب تمھارا نہان دیکھتا ہون

مرا ناقۂ دل جدھر کو ہو ادھر — تمھین کو میان ساربان دیکھتا ہون

صنم مین برہمن مین دیر و حرم مین — تمھین کو مین اے میری جان دیکھتا ہون

اُٹھی اپنی ہستی کی جبسے دکان — نہ سودا نہ سود و زیان دیکھتا ہون

نہ خاکی نہ بادی نہ آتش نہ آب — مگر سب تمھین مین نہان دیکھتا ہون

مرے رو یٔین رویٔن مین گویا ہو تم — ہر اک بال مین سو زبان دیکھتا ہون

مجھے دین و دنیا سے مطلب نہ کچھ — تمھین ہر گھڑی مہربان دیکھتا ہون

تن مرشد احمد ہے روح ہے خدا کا | سوا اسکے وطیہ کا گمان دیکھتا ہون
حبیب اور ذات خدا ہو تمھین | تمھین مالک انس و جان دیکھتا ہون

شہ قل ہو اللہ ہو مردان صفی
تمھین اپنے مین جل شان دیکھتا ہون

تو ہی ہے مری یہ بود و بقا تو اور نہین مین اور نہین
دیکھا جو اپنے کو تو ہی ملا تو اور نہین مین اور نہین
تو ہی عدم کا تھا پردہ نشین مرے دل کے مکان کا ہی تو مکین
مری ہستی ہے سب یہ ظہور ترا تو اور نہین مین اور نہین
مرے ہوش ربا نے ہے فضل کیا مجھے راز خدائی اپنا دیا
مری روح مین روح ملا کے کہا تو اور نہین مین اور نہین
کہتا ہے یہ مجھسے میرا صنم کہ ہین ایک ہی یہ دونون حدوث و قدم
کچھ فرق نہین اسمین ہے ذرا تو اور نہین مین اور نہین
مردان صفی مرا ماہ لقا ہے میری ہی شکل مین جلوہ نما
مجھسے یہ کہتا ہے کہدے کھلا تو اور نہین مین اور نہین

کہون کیا مین کیا ہون کہان ہون کدھر ہون | جدھر دیکھو مجھکو مین پیش نظر ہون
مین ہی پیر بن بن کے رہبر بنا ہون | مین ہی خادم مرشد راہبر ہون
جنھون نے مجھے اپنی صورت مین دیکھا | ہر اک لحظہ ساتھ انکے شام و سحر ہون
ارے بیخودو تمکو کیا مین بتاؤن | تمھارا تو دل ہون مین جان ہون جگر ہون
مین ہی نے بنایا مین ہی سب بنا ہون | مین ہی انس و جان ہون مین ہی بحر و بر ہون

زمین پر ہون مین آسمان پر بھی مین ہون نہان — مین آدم مین ہم ہون مین شمس و قمر ہون

مین ہی قل ہو اللہ ہون مردان کیبھوت
زسر تا قدم دم بدم سر بسر ہون

سخن اقرب ہی ندا جنکی ذلا یہ ہی تو ہین — کہ رہے انی انا اللہ ہم ہین یہ ہی تو ہین
ہین سراسر جلوہ گر اس پردۂ تصویر مین — ہم نہین و اللہ ہم ہین ہر بلا یہ ہی تو ہین
سر روح سر مری ہی روح و تن اپنا ہی حبیب — ہم مین سو تر جگتے ہمپر کھل گیا یہ ہی ہین
عرش کے پردے مین تھے جو ہین وہی پیش نظر — مین زمین و آسمان مین جو خدا یہ ہی تو ہین
قیل و قال ظاہری سر و راز باطنی — بولتے اس دل کے پردے سے کھلا یہ ہی تو ہین
تھے السنی رمز جنکے صورت مرشد بنے — ہین کے میری شکل مجھ مین دلربا یہ ہی تو ہین

احمد و حیدر مین ہین مردان ہی تو عشوہ گر
ہم مین ہین جو جلوہ گر اے واہ وا یہ ہی تو ہین

تمھاری پیاری ادائین پیارے ہمارے دلمین سما رہی ہین
قدم سے تا سر جگہ جگہ پر نرالا جلوہ دکھا رہی ہین
سخن سخن پر تمھارے پیاری ہزار جانون سے ہم ہین واری
کہ پیاری پیاری تمھاری باتین ہمارے جی کو لبھا رہی ہین
نہان ہو تم اور عیان تمھین ہو یہ ہم ظاہر ہو جان تمھین ہو
نہین ہون مین کچھ یہ سب تمھین ہو کہین ہماری یگا ہی ہین
نہ چاہو جسکو تم اپنا کرنا وہ لاکھ کوشش کرے ہے نادان
نوازشون پر تمھاری رہنا تمامی جھگڑے مٹا رہی ہین

تمہاری خوبو پہ میرے جانان ہزار جانین فدا ہے مردان
اوران اداؤن کے ہم ہین قربان جو ہمکو مولا بنا رہی ہین

جو اپنے کو حق مین گنو لئے ہوئے ہین
مقامِ انا الحق وہ پا لئے ہوئے ہین

نہین انمین ہے ماسوی اللہ باقی
جو پردے دوئی کے اٹھا لئے ہوئے ہین

جھکین گے وہ کیون پھر دنیاے دون
جو سر تیرے آگے جھکا لئے ہوئے ہین

چھپے ہین جو دھوکے سے عرش برین کے
وہی حق انا الحق مین پا لئے ہوئے ہین

کرم ہے یہ مرشد کا مردان صفی پر
کہ بندے سے مولا بنا لئے ہوئے ہین

کل دل مین ہین دل کے نگہبان ہین ہمین یا
جانان ہین ہمین عاشق جانان ہین ہمین یا

پھر حق ہی سمجھتی وہ اک ذات منزہ
فہمیدہ یہ ہے جنہین وہ انسان ہین ہمین یا

جب انفسنا انفسکم کہہ چکے ہم سے
بس ہو چکا عرفان کہ وہ جانان ہین ہمین یا

مرشد ہین ارشاد ہمین اہل سماع ہین
ہم نغمہ ہین ہم سازِ غزل خوان ہین ہمین یا

خادم شمع ہین ہمین حامی امت ہین ہمین یا
قل ہو اللہ ہین کہ اب صورت مردان ہین ہمین یا

پھر وہی ہے نالۂ دل پھر وہی جوشش جنون
پھر وہی آہ و بکا ہے پھر وہی دردِ درون
جوشش الفت سے بھرا رہتا ہے دل آٹھون پہر
ہچکیان لے لے کے روتا ہے مقدر سرنگون
سر پہ ہے دھانی دوپٹہ دل پسند اے حوروش
لعل لب پہ ہے تبسم پھر نہ کیون ہو دل کا خون

پھر ترا انداز دلکش دل کو ہے مرغوب تر
پھر وہی مجنون ہون تیرا پھر وہی دیوانہ ہون

ہے تمنا دل مین مردان کے رہے طرفین لطف
وہ فدا مجھ پر ہو یارب مین فدا اسیر رہون

دل چاہتا ہے صحبت جانان ہو رات دن
شیرین سخن ہمارا سخن ران ہو رات دن

تیر نگاہ یار جگر پر چلا کرے
دل مین ہو شوق شوق مین ارمان ہو رات دن

یارب وہ میرے دل کی تمنائین دین نکال
دل میری طرح انکا بھی خواہان ہو رات دن

چھٹ جائین سب ادب مین ہی چھٹون سب کے ہاتھ
اک ہو تو بس تصور جانان ہو رات دن

یارب کبھی کسی کو نہ دے دل مین وہ جگہ
بس یاد میری ہی اُسے مردان ہو رات دن

جو یہ جسم سر تا قدم دیکھتے ہین
تمہین تمکو ہم اے صنم دیکھتے ہین

یہ سب آپ ہی کی ہے گفت و شنود
جو گوش و زبان و قلم دیکھتے ہین

اور آپ ہی کا ہے سب جلوہ میان
جو پیش نظر دمبدم دیکھتے ہین

جو ہین محو دیدار جسم اسقدر
یہ آپ ہی کا لطف و کرم دیکھتے ہین

پیا جب سے جام شراباً طہورا
تجھی سے تو دم ہین عدم دیکھتے ہین

تن و جان و دل جملہ حرکات مین
شہ قل ہو اللہ کو ہم دیکھتے ہین

تمہین ہو صفی شاہ مردان کی دید
نہ ہم بیش دیکھین نہ کم دیکھتے ہین

حیران ہون آج کل کہ مین انسان پرست ہون
انسان پرست کیا ہون مین یزدان پرست ہون

سب بر عکس آفتاب کے روشن ہے کب قمر
بیجا نہیں ہے جو مہ تابان پرست ہون

دورہ ہے آج کل رخ تابان کی دید کا شو شو
میخانہ مین مین بیٹھ کے قرآن پرستا ہون

دل ہے بتون کی یاد مین زاہد خدا پرست
مخفی کرون مین کیا جو نمایان پرست ہون

دیکھا جمال یار حسینون مین جابجا
لیکن مین خاص خاص تو مردان پرست ہون

خودی سے ہم اپنے کنارے ہوے ہین
دل و دین و جان تم پہ وارے ہوے ہین

ہے جنکی نظرون مین نہ ہو بس تمھین تم
تمھین تم وہ ہر سو پکارے ہوے ہین

نہ ہم حق سے باہر نہ حق ہم سے باہر
ہمین حق مین حق کے سنوارے ہوے ہین

پیا حب سے جام لقا کلمۃ الحق
ہمارے ہو تم ہم تمھارے ہوے ہین

جو تھا جامہ ماسوی اللہ مردان
وہ ہم اپنے تن سے اتارے ہوے ہین

کب یاد مجھے تری آئی نہین
کبھی دل مین تو ایسی سمائی نہین

کبھی نظرون نے دیکھا نہ تیرے سوا
کبھی دل مین دوئی میرے آئی نہین

کبھی دیکھا نہ تیرا سا ماہ لقا
کسی چیز مین ایسی صفائی نہین

کسی شان مین تیرا نزول نہین
کسی چیز مین جلوہ نمائی نہین

مردان ہے جلوہ جانان سبھو مین
لیک سبھون کو خدائی نہین

دیکھا جو تن و جان مین تو ہین بانی کہین	آتا ہی نہین جسکے لیے دل کو مرے چین
تھی جنکی تلاش عرش معلی پہ سبھون کو	اس پتلہ خاکی مین ہین وہ صفا دارین
ہوتی تھی وحی جنکے لیے غیب سے نازل	کہنے کو پیمبر تھے ولے تھے وہی خود عین
افراط تصور نے کیا قبر مین معدوم	کیا خوب نہ بچے آنے سے پاس اپنے نکیرین

مردان تجھے کیا شعر و سخن سے ہی سروکار
خاموش ہو اسمین نہ کر اب کچھ شغب و شین

آنکھ سے دیکھا سنا ہے کان مین	جان جانان مین ہی جانان جان مین
کچھ ہماری ہی سمجھ کا تھا قصور	قل ہو اللہ ہے ہماری شان مین
حسن جسکا دو جہان مین ہے عیان	آپ آیا صورتِ انسان مین
شکل میری ہی ہے آنکی دیکھ لے	لامکان مین دو جہان مین جان مین
اپنے جی کی بات تمسے کیا کہین	وہ ہمارے ہین ہم اُن کی آن مین
جب ملی صورت مین صورت وہ رہے	جان و تن مین خون مین شریان مین
ہم گلے لگ جائینگے مردان ضرور	جب ملین گے حشر کے میدان مین

مین کیا کہون کہ ہون کیا سب کچھ ہون کچھ نہین ہون
مثل حباب دریا سب کچھ ہون کچھ نہین ہون
پہلے فنا بقا کا تھا شغل و دھیان میرا
اب جان و تن ہے اُنکا سب کچھ ہون کچھ نہین ہون
وہ تن ہین میری جان کے مین جان و تن ہون اُنکا
اِنّی انا ہے بھایا سب کچھ ہون کچھ نہین ہون

وہ جان جان نمایان رہتے ہین جان و تن مین
یہ بھید کہہ سنایا سب کچھ ہون کچھ نہین ہون

مردان وہ جان جانی از راہ مہربانی
اپنا ہی سا بنایا سب کچھ ہون کچھ نہین ہون

فرماتے ہین ہم صورت عاشق مین مکین ہین
ہم جان ہین آور ہین ہم شکل مبین ہین

ہے انفسا انفسکم قول ہی ان کا
دم انکا ہی دم ہے جدا ہمسے نہین ہین

صورت مین ہین وہ صوت جان ظاہر و باطن
چون بوے گل تر ہین کہین اور نہین ہین

ہم بحر محبت مین جو ہین غرق انھین کے
تو وہ بھی لیے لطف و کرم ہمسے قرین ہین

مردان مین ہین انسے جدا ہونے کا ہرگز
جب جان ہی وہ جان جہان ہین تو ہمین ہین

غنی ہے دل دو عالم سے فراغت اسکو کہتے ہین
ہے یاد حق فقط دل مین قناعت اسکو کہتے ہین

ملایا جذبۂ دل نے اس ادنی مین اس اعلی کو
جسے پاتا ہے بس مشکل کرامت اسکو کہتے ہین

بنایا جبکہ آدم کو کیا دم اپنا دم اس مین
بتایا راز دل سارا خلافت اسکو کہتے ہین

مرے چہرہ پہ جب عکس رخ پر نور پڑتا ہے
پتہ رہتا نہین میرا سرایت اسکو کہتے ہین

وصال لم یزل سے کر دیا بے حرص و بے ہمتا

چھٹے خود سے اور عالم سے فراغت اسکو کہتے ہین
تن و جان سب انھین کا ہے نثار اپنے کرین کیا ہم
محبت نے کیا یکتا ولایت اسکو کہتے ہین

شہنشاہ حسینان ہے ازل سے جان مردان کی
ولایت اسکو کہتے ہین عنایت اسکو کہتے ہین

نام ہے جسکا آل العالمین
معنی رب ہے یہ نسبت پیر کی
جب لگا دی ہے دیکھا ہمنے حق
پیر کی صورت مین ہین سب پیر حق

ہے مکان دل مین میرے وہ مکین
صورت اپنی ہے وہی دھوکا نہین
اپنی ہی صورت پہ ہے جلوہ گزین
پیر مین ال کر ہوے حق ہم نہین

قل ہو اللہ شاہ مردان صفی
ایک ہی ہین دو نہین ہرگز نہین

عہ

آتے ہین پاس میرے وہ جانی کہے بغیر
باتین ہمارے دل کی ہین انی کہے بغیر
لیٹا شب فراق مین چپ چاپ ہون مگر
سنتے نہین ہین انکی کہانی کہے بغیر
زخم جگر ہرے تھے یون ہی انکی یاد مین
آئے پہن کے تسپہ ہین دھانی کہے بغیر
سناٹا آدھی رات کا تنہا مری طرف
آنے کی ٹھان دل پہ ہے ٹھانی کہے بغیر

عہ [illegible marginal note] صحیح

مردان جو میرے دل مین تھا انکو ہے سب خبر
بیشک ہے دل سے دل کو روانی کہے بغیر

تمھین ہو بس فقط دل مین اور آنکھون مین سمائے ہو
مری ہستی مین بستی اپنی ہستی کی بسائے ہو

سنا کر کلمۃ الحق اور نفخت فیہ من روحی
خیال ما سوا ہر دم مرے دل سے اٹھائے ہو

نہ خواہش خلد کی دل مین نہ آتش ہے نہ دنیا کی
سگالش اک تمھاری ہے کچھ ایسے دل لگائے ہو

نہ دو دل ان حسینوں کو نہ کاہش وصل ہجران کی
تداق خود شناسی ہے مزہ گر کچھ بھی پائے ہو

بجان و تن دل مردان تمھین ہو بس فقط جانان
نئی صورت نیا سامان نئی سج دھج سے آئے ہو

جسے اللہ کہتے ہین محمد ہی اسے جانو
جو احمد سا کوئی ہوئے تو احمد ہی اسے جانو

جہان تک دیکھتا ہون مین محمد ہی کا جلوہ ہے
نہ ہو جب دل مین جا اتنی تو کاسد ہی اسے جانو

ہو الولاک سے ثابت محمد ہی کا جلوہ ہے
جو مظہر ہے دو عالم مین محمد ہی اسے جانو

خدا کو مصطفے اور مصطفے کو تم خدا جانو
ہے معبود آپ آدم مین نہ عابد ہی اسے جانو

جو نور مصطفائی ہے وہی نور خدائی ہے
تم اے مردان جو شاہد ہو تو واحد ہی اسے جانو

مناجات

حل مشکل مری یا حیدر کرار کرو تو
دور ہر رنج و علل اے مرے سردار کرو

دیتے تکلیف علل جتنے ہین سب یا ٹک
بہر حسنین دفع کرو نہ اب بار کرو

نام لیوا ہون تمھارا مرے آقا یا دہی
چشم رحمت سے نظر بندے پہ ہر بار کرو

دونون عالم مین تمھین مالک و حامی ہو مرے
دفع ہر مرض مرا اے مرے سرکار کرو

پاپنے قدموں سے لگا رہنے دو بندہ کو شہا — مطلب دل ہے یہی دین ہے جو دینداری کرو

اُٹھ کرتے ہو منا جان بھی جتنے مردان
خانۂ دل میں وہی ہیں نہ کچھ اظہار کرو

بندگی کر کے ہوا بندے سے آقا دیکھو — جان جانان سے ملا دل ہے سراپا دیکھو
دیکھا آنکو تو ہوا محو سراپا اپنا — ایسی خلوت میں ملا کرتے ہیں تنہا دیکھو
مہر و مہ سے ہے فزون تر وہ حسین سب سے جدا — مسکن آنکا ہے مرا دل یہ اچنبھا دیکھو
دیتے دیدار ہیں جس دم وہ سراپا اپنا — شکل بندے میں عیاں صورت مولا دیکھو

بھولے ارکان مجھے جتنے سبھی ذکر خالق
پہلے جیسا تھا ہیں مردان ہو ادیسا دیکھو

انا ابد گو مجھ میں اللہ تم ہو — کلام دہن جملہ واللہ تم ہو
کہاں تک کروں اس کرم کا سپاس — مرے سوتے جگتے ہیں ہمراہ تم ہو
خیال دماغ اور کمال نظر ہو — جمال رخ اور جان تن ماہ تم ہو
ہو الطف جیسے ہی ہوں مجھ نظر — کہ سب کچھ مرے گاہ و بیگاہ تم ہو

رہو شاد مردان مقدر پہ تم
صنم کی نگاہوں میں ذیجاہ تم ہو

مرے رو میں رد میں ہیں اے جان تم ہو — مرا جسم تم ہو مری جان تم ہو
حقیقت ہے یہ معرفت بھی یہی ہے — مری جان رحمان انسان تم ہو
ہو میرے محبوب کی میری صورت — تمہیں قل ہو اللہ ہو یزدان تم ہو
خیالات وہمی ہوے بر طرف جب — تو ہر اک نفس میں مری جان تم ہو

یہ ہے جوش مردان شرابِ طہورا
کہ مستِ رخِ یار ہر آن تم ہو

آپی ہو آدم مین آیا دیکھو تو میان دیکھو تو — آپی ہو ہر ہر مین سمایا دیکھو تو میان دیکھو تو
آپی ہو سب جگ مین اکیلا او شما کہے پردے مین — پیش نظر اپنے تو چھپایا دیکھو تو میان دیکھو تو
آپی ہو سب شکل تمھاری دو دو مٹا او یا او گئے — سہل مین ملنا تھین بتایا دیکھو تو میان دیکھو تو
قاضی ملا زاہد عالم آپی بنا اجہل جاہل — دوئی کے پھندے مین سب کو پھنسایا دیکھو تو میان دیکھو تو

آپی محمد آپی احمد ہے آپی علی ولی مولی
آپی ہو مردان مین آیا دیکھو تو میان دیکھو تو

ہے نور خدا شمس ذرات دیکھو — یس آئینہ ہے وہی ذات دیکھو
مین ہون آئینہ آئینہ گر ہے مجھ مین — کمال محبت کے جذبات دیکھو
خدا میرا مسکن ہے اس بیخودی مین — یہ مہر و کرم یہ عنایات دیکھو
ہوئی میری صورت مرے دلربا کی — یہی کشف ہے اور کرامات دیکھو
پس پردہ دل وہی ہے نمایان — اسی سے کہے ہین حرکات سکنات دیکھو
خدا ہی کی صورت ہے صورت ہماری — اٹھے سب خودی کے حجابات دیکھو

ہے صورت مین صورت نمودار مردان
شب وصل رہتی ہے دن رات دیکھو

تمھین حسن لیلی ہو مجنون تمھین ہو — تمھین دلربا اور مفتون تمھین ہو
سماعت بصارت تو ہاتھ مین میری — مرا ذکر کیا کون ہون مین تمھین ہو
تمھین ہو حباب اور آب سمندر — صدف مین نہان در مکنون تمھین ہو

تمھین ابر ہو اور سیلاب تم ہو
تمھین قطرہ ہو آب جیحون تمھین ہو

تمھین شکل مردان ہو مردانہ سیرت
سخن مختصر سارا مضمون تمھین ہو

ردیف (ہ)

ہوا حسن ازل یا روسر بازار بے پردہ
حجاب اپنا اٹھا دو گر تو ہو دیدار بے پردہ

نقاب غفلت و پندار مین تم خود پڑے ورنہ
ہے روے یار روشن تر بہر اطوار بے پردہ

اگرچہ چاہ ہے سب کو کہ دیکھین یار کے رخ کو
محبت ہو تو اتنی ہو کہ ہو دلدار بے پردہ

غم و غصہ مین دن و شب پڑے ہین حرص و آز سے
بھلا ایسون سے ہوے کب مرا غمخوار بے پردہ

رخ دلدار مخفی تر جہ ہے دل مین ہوس دیگر
منزہ غیر سے ہو گر تو ہو وہ یار بے پردہ

کلام اللہ ہے زاہد قلوب المومنین شاہد
مین ہون پردے مین ہر دل کے یہ ہے گفتار بے پردہ

طفیل شاہ مردان بے بلا ہے ہمارا مذہب
چھٹے اپنے خودی سے جب ہوا تب یار بے پردہ

میرے قبا مین عرش مکین ہے ما دامی سبحان اللہ
قرب حضوری ایسی ہوئی ہے لاغیری سبحان اللہ

احد الصمد آجان جہان ہے ہمنے جانا لاشک بیشک
جان ہے اب میری جان جہانی لاثانی سبحان اللہ

پیر ہمارا ہادی ہمارا تازہ روان وہ محتشم
ہمکو ملایا ذات قدم سے ماروحی سبحان اللہ

مرنا جینا دم دم کا آئینہ ہے مرے عشق صنم کا

ورنہ زندہ ایسا ہوا اب موت کدامی سبحان اللہ

مجھے برزخ کبریا یار کا ہے شیطان کہاں وسواس کجا
نفس میرا مطمئنہ ہے دل وجان سلامی سبحان اللہ

جو ہین وصل حبیب کا قصد ہوا چھوٹے اپنے پرائے تھے جتنے دلا
رہا مرشد ہادی رسول خدا میرے ساتھ قیامی سبحان اللہ

مردان صفی چشتیہ نظامی مست ہوا بادہ قل ہو اللہ
نسبت روحی ہے مولیٰ علی سے باقی سبحان اللہ

میری صورت مین مرا یار ہے اللہ اللہ
میرے دل ہین مراد لدار ہے اللہ اللہ

کیا ہی تصویر بنی ہے یہ اہا ہا ہا
اسمین آپ ہی وہ نمودار ہے اللہ اللہ

شکل آدم کے سوا اور نہ بھایا نقشہ
سارے عالم مین یہ اظہار ہے اللہ اللہ

میرا جسم اور مری جان ہے وہی جان بالکل
مین کہون کیا کہ مین ہون یار ہے اللہ اللہ

مستی ہر دو جہان ہے دل آدم سے عیان
یہی بیہوش تو ہشیار ہے اللہ اللہ

جسکو نسبت ہو پیر کی وہی ہو آگاہ
میری باتون ہین جو اسرار ہے اللہ اللہ

خاکہ مرشد کا ہوا مین تو ہوا یار عیان
یہ عجب فیض کا دربار ہے اللہ اللہ

قصہ قرنون مین نہ طے ہوتا وہ دم بھر مین ہوا
فضل مرشد کا یہ اظہار ہے اللہ اللہ

شہ مردان نہ کوئی اور نہ خادم نہ صفی
شکل احمد کا یہ اظہار ہے اللہ اللہ

کیونکر نہ دیکھون یار کو بے خویشتن کے ساتھ
نقشہ ہے اور ہی مرا اس سیم تن کے ساتھ

گر مجھ میں بھی نزاکت گل ہو تو کیا عجب
صحبت ہی اپنی رہتی ہے اک گلبدن کے ساتھ

ہوش و خرد و خودی سے جو رہتا ہے تخلیہ
رہتے ہیں پاس میرے تو کس کس چلن کے ساتھ

عادت سے رحم ہی رحم ہے تیرے فیض کے مرے
لاکھوں کو زندگی ابد دے سخن کے ساتھ

پتھر میں صورت اسنے سجا ہمنے اپنے میں
نسبت ہماری کب ہے بھلا کوہکن کے ساتھ

حسنین ہاتھ جسم علی فاطمہ زبان
احمد ہیں سر ہی میرے میں ہوں پنجتن کے ساتھ

جسکا ہے دو جہان میں ہوں مردان وہی وہی
کہتا ہوں ٹھیک یہ مستانہ پن کے ساتھ

بیٹھے ہیں عرش پر بھی فنا کی کیساتھ
جو شکل میری بنگئے فرزانگی کے ساتھ

زاہد نہ بھولے ہیں یہ میرے بھولپن پہ بھی
ہوشیار ہوں میں دیدۂ دیوانگی کیساتھ

اٹھیں گے جب اٹھے گا جنازہ بھی وہ شہر
بیٹھے ہیں در پہ تیرے جو مردانگی کیساتھ

نام انکا دو جہان میں رہ گئے وہی
جو شمع رو سے ملگئے پروانگی کیساتھ

دنیائے دوں کو چھوڑ کے اقلیم فقر کو
مردان حق نے لیا مردانگی کے ساتھ

رہتے ہیں اندنوں ہی اس دلربا کے ساتھ
ہو نہیں سنبھل سکے نہ تھے جسکی لقا کے ساتھ

چہرہ سے چہرہ جب ملا اپنا پڑھے درود
مردے ہزاروں جی اُٹھے وصل علی کیساتھ

وعدے دم الست کے جتنے وفا کیے
رہتے ہیں محو دید میں اُس باوفا کیساتھ

میں ہوں نہیں ہیچ کچھ کہ ہوں ہو نہیں خدا لغدا
نسبت انا انا کی ہے اپنے خدا کیساتھ

سرتاقدم ہے نازنین اپنا نثار گاہ
سو سو طرح سے صدقہ ہوں اُس کی ادا کیساتھ

زنار و سبحہ توڑ کے ملت میں آملے
رشتہ جو اپنا جڑ گیا شیر خدا کے ساتھ

مردان وہ شاہ قلزم ساحل بغیر ہے
موجیں ہزاروں جسکی ہیں انا کے ساتھ

دنیا کے کام چلتے ہیں سب سفلہ پن کے ساتھ
نیکی کا بدلہ کرتی ہے رنج و محن کے ساتھ

جس سفلہ خو سے نیکی کرو کرتا ہے بدی ٹو ٹو
محسن کشی میں تیز ہے اک بھولے پن کے ساتھ

طفل و جوان ضعیف الگ ہی الگ ہے خوب
صحبت تو چاہیے ہمیں نو و کہن کے ساتھ

بغض و حسد نفاق ہے ہر فرقہ میں بقدر
ل دیکھا ہمنے آدمیوں ہر چلن کے ساتھ

یہ آرزو ہے اہل فراست کی روز و شب
صحبت خدا نہ ڈالے کسی بدچلن کے ساتھ

جنپر میں ہوں نثار وہ مجھپر ہیں مہربان
اہل حسد بنائیں گے کیا مکر و فن کے ساتھ

مردان صفی تمھارا کوئی کرسکے گا کیا
نسبت تمھاری رہتی ہے شاہ زمن کے ساتھ

لولو تر ہین کہ ہے پھولون کا خوشتر سہرا — تیرے رخ پر ہے جو اسدم مرے سرور سہرا
اے خوشبو کے ہوا اترائی جو اسوقت نسیم — کہتی پھرتی ہے مبارک کہ بندھا سر سہرا
بھینی بھینی ہے ہر اک مغز مین خوشبو اسدم — مغز جان مین ہو بسا سبکے معنبر سہرا
کنگنا ہاتھون مین ہے تو نکلے ہین ہزاری — جامۂ تن پہ جو مزین ہے تو سر پر سہرا
گرد پھیر پھر کے کہین دونون کہ اے صل علی — دیکھین خورشید و قمر جیب ترے رخ پر سہرا
دولھا دلھن مین رہے تا بقیامت قائم — قل ہو اللہ کو پڑھکر ہو گندھا گر سہرا

تو نے تعریف مین سہرہ کے کہا اتنا کچھ
اسکو مردان ہے ترا آپ ثنا گر سہرہ

ورد کر لے جو کوئی شام و سحر بسم اللہ — دیوے جو مطلب دل ہو وہ ثمر بسم اللہ
ہو اگر تنگی روزی کی شکایت تجھکو — پڑھ اسے دل سے ابھی دیتی ہے زر بسم اللہ
کوئی دشمن ہو اگر تیرا تو کر ورد اسے — کرتی ہے دم بھر مین اسے زیر و زبر بسم اللہ
چاہ رکھتے ہین سبھی کہتے ہین اکسیر جسے — اسم اعظم ہے یہی بہر بشر بسم اللہ
جس مرض کی نہ دوا ہو نہ دعا کام کرے — دفع کرتی ہے اسے پڑھ تو اگر بسم اللہ
کہکے بسم اللہ شروع کرتا ہے جو کام بشر — فتح کرتا ہے ہر اک کام اثر بسم اللہ

مین نے پایا اسے ہر کام مین مردان یکتا
ورد رکھتا ہے مرا جان و جگر بسم اللہ

ہین عاشق کی صورت اور دلدار کے وہ — مظاہر کی موجد ہین اسرار کے وہ

تن و جان مین صحت ہو عشرت ہو راحت
جو آجائین بالین پہ بیمار کے وہ
ملے رشتہ دل سے جسکو ملے وہ
نہ تسبیح کے قائل نہ زنار کے وہ
جنھین ہے تعشق اور نسبت ہو روحی
حضوری مین حاضر ہین سرکار کے وہ

کہون کیا جو اسرار انکے ہین مردان
نہ پردے کے قابل نہ اظہار کے وہ

میری صورت مین عیان یار ہے اللہ اللہ
ہر بن مو مین نمودار ہے اللہ اللہ
شکل احمد کی بنا جا کے مدینہ مین رہا
دیکھا ہے جسنے سر بازار ہے اللہ اللہ
گر وہ یوسف ہے تو تو بنجا زلیخا اسکا
کیونکہ ہر شخص خریدار ہے اللہ اللہ
آپ مین گر نہ رہے تو تو ملے وہ تجھکو
وصل مین اسکے یہ اسرار ہے اللہ اللہ

کیون نہ سجدہ مین ہو مردان شہ خوبان میرا
پیاری صورت ہے طرحدار ہے اللہ اللہ

ساقی دے مے باقی کی آباد رہے ترا میخانہ
عشق کی مے دی جان پرور نے دختر رز نے پیمانہ
ہستی سے اپنی گذر گیا تری ہستی کو اپنے مین دیکھ
ترے ذکر و محبت مین ہے مزہ وہی دل کو کیے ہو مستانہ
یاد تری دل و جان سے لگی ہے نام ترا ہر مو سے جاری
دید تری تری آنکھون سے یہ فضل ترا ہے جانانہ
شکر کرون مین کس کس کا تونے بخشی ہو نعمت بیحد مجھکو
خاموش ہون مین عاجز ہو کر تجھے علم ہے سب اے میر یگانہ

تحفہ تحائف کیا لاؤن جب مین ہی ہون خود ہی تیرا
عجز و نیاز نذر کو مگر لے آیا ہے ترا دیوانہ

تجھے آل علیؓ نے کہا اپنا اس فضل کی حد نہین اے مردان
بندہ نواز جناب ہین ایسے بخشش ہے شاہانہ

ردیف (ی)

میری صورت مین کوئی تصویر ہے
نور جان ہے روح کی تنویر ہے

ذکر فرماتے ہین مجھپر مہربان
انکی رحمت مین مری تقدیر ہے

قدر کرتے ہین وہ اپنی خلق مین
عرش پر بھی انکی دی توقیر ہے

عزت افزائی کا ہے انکو خیال
میرے پاس انکی لکھی تحریر ہے

کہہ چکے ہستی کو مردان ہم سلام
اب تمکو ملنے کی یہی تدبیر ہے

وصل کے دن ہمکو اپنی ہی خبر جاتی رہی
جان و تن مین صورت جانان نظر آتی رہی

صبر کو سینہ پہ ہمارے [illegible] ہر روز وہ ایکدن
بوے مشکین زلف جانان عمر بھر آتی رہی

شورش الفت مین ہمکو ہوگیا دیوانہ پن
گو صبا پیغام وصلت ہر سحر لاتی رہی

گو ہوئی فرقت کبھی تو کیا خیال یار سے
دم بدم انکی محبت دلمین ٹھہر جاتی رہی

تمکو الفت گر ہے انکی انکو ہے بیشتر
یہ تبسم مشاطہ ہمسے آن کر کھاتی رہی

مہر و الفت جب ہوئی کم تب وہ آئے سہر
کب ہی قیمت وہ جب تاب گھر جاتی رہی

وہ رہے خوش کیسے مردان اور کبھی ناخوش رہے
دل میں ہمکو ہر ادا انکی نگر بھاتی رہی

جانا نہ ہے ساقط اپنے دلا تجھکو خبر ہے
وہ ہو معلم ہے کہا جسنے وہی بیش نظر ہے

دریائے حقیقت کا جو غواص ہو دیکھے
سیپی کی طرح دل میں نہان میرے گہر ہے

خطرہ کے حباب آنے پہ بھی ہے وہ عیان پھر
چھپتا ہی کہیں ابر میں روشن جو قمر ہے

باقی نہ رہا خرمن اغیار جلا سب
خاکستر تن میں مرے الفت کا شرر ہے

یارب تو شب غم سے بچانا مرے دلکو
اس رات کی ہوتی ہی نہیں کوئی سحر ہے

جو عاشق مولا ہیں انہیں کچھ نہیں اندیشہ
رہتے ہیں وہ خوش انکو نہ امید نہ ڈر ہے

مردان ہیں سبھی فانی و باقی نہیں کوئی
باقی یہی اک چہرۂ تابان تو مگر ہے

اپنی صورت میں عیان تجھکو صنم دیکھ چکے
تیری نظروں سے تجھے تیری قسم دیکھ چکے

تیرے ابرو کے ہیں گھائل تو رکھ اپنا ہی نشان
پھر دکھا ہمکو جو وہ تیغ دودم دیکھ چکے

اب چھپا ہے نہ تو چہرۂ تابان اپنا
جب سے صورت تری اے ابر کرم دیکھ چکے

تیری تعریف کی طاقت نہیں مجھکو جو لکھوں
رہگئے حمد میں سب تیز قلم دیکھ چکے

ہمتو رہتے ہیں سدا یار کے سنمکھ مردان
جب سے پیران سلاسل کا کرم دیکھ چکے

میں ہوں تیری صورت تجھے سب عیان ہے
خیال دوئی ہے نہ تن ہے نہ جان ہے

جو ہو تشنۂ حق وہ مل جائے مجھسے
مرے آب رحمت کا دریا روان ہے

کبھی دل میں عاشق کے مسکن ہے میرا
کبھی ان حسینوں میں میرا نشان ہے

رسائی نہیں عقل و وہم و گمان کی
وہاں تک جہاں میرا دارالامان ہے

نہ ہے جس جگہ کوئی جان و ملک انس
مرا گلشن ہو وہاں بے خزان ہے

نہ ہے بندگی نے خدائی کا چرچا ‌‌ مقام اپنی ہستی کا دائم جہان ہے

خیال انا الحق انا اللہ مردان
ادھر ہے اُدھر ہے یہان ہے وہان ہے

ترا عشق عالم کو رشکِ قمر ہے ‌‌ مگر گھر ترا میرا جان و جگر ہے
نہین مین ہون تو ہی جو صورت ہی میری ‌‌ مجھے اب نہین کوئی خوف و خطر ہے
تری مہربانی پہ ناز اب نہ کیون ہو ‌‌ نہ تن اپنا باقی نہ جان و جگر ہے
سب ارض و سما کن سے پیدا ہین لیکن ‌‌ ترے دل سے تابان یہ شمس و قمر ہے

جدل نفس سے ہے معرّف کو مردان
فتح اُسکی ہے میری جان تو جدھر ہے

درد ہے جسکا وہ دلبر اور ہے ‌‌ مہربان در پردہ ہمسر اور ہے
کشور تن مین جو ہے اورنگ دل ‌‌ اس سریر دل کا داور اور ہے
آئنہ ہے آئنہ رویون کا حسن ‌‌ بینش اُسکی اپنے اندر اور ہے
مہر و مہ سے ہو جسے مطلب صحیح ‌‌ اپنا یان خورشید خاور اور ہے
مہ جبینون کا جو ہے روشن جمال ‌‌ اُنکی یان روشن ماہ انور اور ہے
حاجیون کو ہو مبارک حج عید ‌‌ عاشقون کا حج اکبر اور ہے
دوزخ و فردوس سے کچھ واسطہ ‌‌ یان نسیم آب کوثر اور ہے
کام کعبہ سے نہ ہے نے دیر سے ‌‌ دین و ایمان یان برادر اور ہے
دیکھتے ہین سرو قد دن کو جو ہم ‌‌ اُنکی یان گلگشت صنوبر اور ہے
آرزو ہم ناخدا کی کیون کرین ‌‌ اپنی کشتی کا تو افسر اور ہے

چاہ کیون رکھین عزیز مصر کی
اپنے یوسف کا تو کشور اور ہے

ہین حباب و موج شیرین اور کے
بحر وحدت کا شناور اور ہے

جور و غمزے ہین کسی دلبر کے اور
پر مجاز اک ستمگر اور ہے

جو رہی خوش ہے ہمین اور انس بھی
جو چھپے ہو یان تو منظر اور ہے

طے ہوئی مردان یہ منزل عشق کی
اک قدم ہان لے دلا ور اور ہے

تصور مین ترے ساقی لبالب جام ہوتا ہے
نشہ مین جسکے جز آغاز و کل انجام ہوتا ہے

مزہ گر عشق کا پوچھو تو ہے عشق محمدؐ مین
مریض دل کو اس دارو سے بس آرام ہوتا ہے

جو جام دل مصفا ہے تو ہے لطف مے الفت
نشہ اس مے کا اے ساقی بہت فرجام ہوتا ہے

تمنا ہے تو ہے اپنی حضوری مین نہ فرق آئے
تمھین تم ہو جو بس دل مین تو یہ پر کام ہوتا ہے

مجھے اپنے سے کب فرصت جو زلف غیر مین الجھون
ہر اک رویان مرے تن کا مجھے اک دام ہوتا ہے

تمھین خواہش جو ہے انکی تو انکو تمسے زیادہ ہے
یہ تھا اسرار پوشیدہ مگر اب عام ہوتا ہے

کہین دیکھا سنا ہے آپ یان دخل کیا دو کا

فقط۔ کہنے کو اے **مردان** تو ہی بدنام ہوتا ہے

ہوے ہین ایسے خدا سے ہمدم کہ دل یہ اپنے خودی ٹھنی ہے
تمام عالم مین دیکھو دیکھو یہ اپنے جلوہ کی روشنی ہے

نہ غیر باقی نہ ہم ہین فانی کچھ ایسے دل نے ہے ٹھان ٹھانی
ملے ہو ہمسے تم ایسے جانی کہ دو نون عالم سے دل غنی ہے

ہوے جو وحدت مین آشنا ہم تو سب مین دیکھا کہ ہین عیان ہم
کل اپنی روحین ہین اور نشان ہم اسی سے ہمکو فروتنی ہے

تمھین ہو دل اور تمھین تصور تمھین ہو عادت مین میری خوگر
ٹھنی ہے جب سے یہ دل مین یکسر نہ چلتی رہزن کی رہزنی ہے

ہم اپنی صورت مین تمکو دیکھا تمھین ہو بالکل اور ہم ہین دھوکا
تمھین ہو **مردان** خدا خدا اب دل خراشی نہ جان کنی ہے

جو ہے تصور کسی کا ہمکو ہمین اُسی سے فقط غرض ہے
وہی ہے جان مین وہی ہے تن مین وہی ہے جوہر وہی عرض ہے

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے ظاہر وہی ہے باطن
اُسی کا پھیلا یہ نور سارا اُسی کی الفت ہمین فرض ہے

ہمین تو ایسا حسین ہے بھایا کہ جسنے ہمکو بجان لبھایا
پتہ ہے جس کا نہ آسمان پر نشان خصوصاً نہ بر ارض ہے

ہوا جو مطلوب اپنا طالب تو ایک مطلب ہوا ہمارا
نہ اب ہے ہمکو دوا کی خواہش نہ عاشقی کا ہمین مرض ہے

عجب طرح کا یہ ماجرا ہے فقط یہ پردہ کا واقعہ ہے

تمھین ہو مردان نشان جانان نہ تمکو ہستی کی غرض ہے

کرلون اپنے مین تمھین اے جان جانان تو سہی
دل تمھارا بالکل اپنا کر دون یکسان تو سہی

کب تلک نظرون سے میری تم رہو گے دور دور
پُتلیون مین لون بٹھا اے میرے جانان تو سہی

مین رہون بیخود تمھین ہو کار فرما سب مرے
چھوڑ دون اپنا تمپہ بالکل ساز و سامان تو سہی

تمکو لون اور لون تمھاری کل روش تب کل پڑے
لے کے بیٹھون جب تمھارے سارے ارکان تو سہی

گرد پھر پھر کر تمھارے حسرتِ دل لون نکال
جب رہین باقی نہ دل کے کوئی ارمان تو سہی

آنے دو اُس گلبدن کو مجھ مین پورے حسن سے
عندلیب دل ہون عالم مجھپہ نالان تو سہی

حسن عالم سوز دکھین گر ترا شمس و قمر
گر پڑین ہو کر خجل قدمون پہ مردان تو سہی

جب سے دیکھا آپ کو یہ میری صورت ہوگئی
لی مع اللہ داگا گئی دل مین شہرت ہوگئی
کنت کنزاً تھا جبھی تک جب تلک مستور تھے
خلقت آدم سے اپنی ساری خلقت ہوگئی
کھلگیا چہرہ سے چہرہ اُٹھ گیا نام دوئی
نسبت مرشد سے ظاہر مجھکو وحدت ہوگئی

قل ہو اللہ احد شاہد ہے کل اللہ کا
بے تامل دیکھنے مین گرچہ کثرت ہو گئی

لے لیا حسن ازل نے اسکو فوراً گود مین
عاشقون مین جان دینا جسکی ہمت ہو گئی

ہو گیا ہون بے نیاز و بادشاہ کن فکان
من رانی کی عطا جسدم سے دولت ہو گئی

حشر کا کھٹکا نہ مرنے کا ہمین کچھ غم رہا
دغدغے سے کل کے ہمکو آج فرصت ہو گئی

مرنے سے پہلے مرے اور زندۂ جاوید ہین
پیر کے صدقہ مین ہمکو یہ فراغت ہو گئی

ملت و مذہب سے چھوٹے دوزخ و فردوس سے
آپکی صورت سے مردان جنکو الفت ہو گئی

صنم ہمسے آکر ملا چاہتا ہے
کہ جان و جگر تن ہوا چاہتا ہے

ہمین روز عید اور شب برات ہے
کہ دل اپنا دلبر ہوا چاہتا ہے

کوئی میری صورت مین یون کہ رہا ہے
کہ الحمد کا یا جا بجا چاہتا ہے

مین ہی قل ہو اللہ ہون عالم مین روشن
مجھی کو سمک تا سما چاہتا ہے

دل اپنا غنی ہے نہین کوئی خواہش
فقط تجھسے تیری رضا چاہتا ہے

وہی ہم ہین کہتے اور کرتے وہی ہین
خدا کی قسم جو خدا چاہتا ہے

وہی ہے وہی اب تو مردان وہی ہے
جسے دمبدم تو دلا چاہتا ہے

ہے تو دلون کا دل بتا سچ تو بتا تو کون ہے
دل کی ہے تو ہی تو صدا سچ تو بتا تو کون ہے
جب سے پڑی تیری نگہ مین نہ رہا خدا گواہ
ہے تو خدا خدا نما سچ تو بتا تو کون ہے

تیری سی شکل اور ادا تیرا سا حسن دلربا
ہمنے نہ دیکھا یا سنا سچ تو بتا تو کون ہے

حسن ترا علن ہوا رونق جہان و تن ہوا
مظہر ہر زمن ہوا سچ تو بتا تو کون ہے

دیکھا جو ہمنے جا بجا تو ہی ہے ہر جگہ بتا
پایا نہ کوئی ماسوا سچ تو بتا تو کون ہے

مثل ترے ہوا نہاں دیکھا ہے ہمنے کن نکان
تو ہی جو ہو تو ہو بتا سچ تو بتا تو کون ہے

عکس ترے ہیں ماہ و خور تیری چمک سے ہیں پر نور
ورنہ تھے یہ تہ تھی ضیا سچ تو بتا تو کون ہے

باغ و بہار برگ گل دیکھا جو ہمنے جزو کل
تیرا ہی حسن ہے کھلا سچ تو بتا تو کون ہے

مرداں ہے تو ہی دلربا تو ہی ہے اپنے پر فدا
تو ہی فنا ہے اور بقا سچ تو بتا تو کون ہے

تن مرا ہمو فیض ذات سبحانی سے ہی
روح میرے تن کی یا روح جانی سے ہی

ظاہر اپنا ہے محمد اور ہیں باطن خدا
بھید آنکھیں اور بھی اک رمز پنہانی سے ہی

اپنی آنکھوں میں احد احمد میں شد ہیں نہاں
دیکھے آنکھوں سے جو میری وہ بھی حقانی سے ہی

چھوڑ دو نادانی کو دیکھو اپنی ہستی کو مدام
ہے جو نا محرم یہ زاہد اپنی نادانی سے ہی

کیا ہی جی کو ہیں لبھاتی آپ کی حق گوئیاں
بات تمنے جو کہی مرداں وہ ایقانی سے ہی

بھر دیا ساقی نے جام دل مے دیدار سے
قطرۂ وحدت ٹپکتے ہین مری گفتار سے

ہے حجاب اپنا ہی تمکو ورنہ ہم ہین بیحجاب
ہو کے بیخود دیکھو گر ہم تم ہین اک آثار سے

بیخود و باخود ہے اور دنیا مین دنیا سے الگ
یہ ترا دیوانہ ساقی بڑھکے ہے ہشیار سے

لن ترانی تھی ادا اپنی ہی موسیٰ کے لیے
رب ارنی کہہ رہے تھے آپ ہی کہسار سے

ورد تیری دید کا اور مذہب اپنا گیان دھیان
کام رکھتے ہین نہ ہم اب سبحہ و زنار سے

رشک عیسیٰ ہے بجا ہم پر جو ہے ہر آن مین
تھا تعین آنکھ ہم ہین بے تعین یار سے

کیون نہو دل سے ادب اس اپنے نام پاک کا
شاہ مردان نام ہے پایا ہون شہ کرار سے

ہمنے دیکھا تمھین خدا کر کے
کیا کرو گے تم اب چھپا کر کے

پا ئیے اب نہ آپ آ کر کے
رہیے دل مین مرے وفا کر کے

آپ ہی رہیے اب نگاہون مین
کوئی چھپتا ہے سامنا کر کے

سب سے نا آشنا ہوئے صاحب
تمکو بس دل مین آشنا کر کے

خاک آدم مین جلوہ اپنا کیا
کنز مخفی کو برملا کر کے

ہمنے وعدہ ازل مین تھا جو کیا
بارے ہین سرخرو ادا کر کے

تیری فرقت کے دن جو تھے پیارے
کٹ گئے سب خدا خدا کر کے

عرش اعظم پہ جو یہان بھی ہو
مرے دل مین ہو بیٹھو آ کر کے

کر دیا چہرہ سے نقاب الگ
شاہ مردان صفی مین آ کر کے

ہم فقیرونکو بھلا کیا تاج و افسر چاہیے
جامۂ عریانی و مٹی کا بستر چاہیے

تارک الدین ہو کے دنیا کرچکے ہین ترک ترک
ہمکو کیا اب ترک کرنا اے برادر چاہیے

خواجۂ و سلطان ہے عیت جملہ موجود اوبھی
بے نیازون کی نظر مین کل برابر چاہیے

تھی تمنا جنکے ملنے کی ملے ہین ہم مین وہ
اس سے بہتر وصل کیا اللہ اکبر چاہیے

دل سے دل بنا ہے مردان ایک خوش منظر فدا
دو جہان مین اب نہ کوئی ہمکو دلبر چاہیے

مصحف رخ کی تلاوت عاشقونکو چاہیے
گردش اوراق قرآن زاہدونکو چاہیے

نیستی و بے خودی ہے عاشقونکی بس نماز
اٹھنا بیٹھنا دیکھنے کی عابدونکو چاہیے

خالی ہو خطرون سے دل و پر ہو ذوق دید سے
صوم زنار اسطرح سے بیخودون کو چاہیے

کافر و مومن ہون یکسان سبحہ و زنار بھی
کعبہ و بتخانہ باہم گشتگون کو چاہیے

ہون نہ غائب اس سے یکدم دین و دنیا چھوڑکر
اسقدر بس کام مردان واصلونکو چاہیے

ہم ہین جنکے وہ ہمارے ہو گئے
سب مجاباتی کنارے ہو گئے

ہم ہین جنکے دل سے اول روز سے
وہ ہمارے دل کے پیارے ہو گئے

تھے جو پیمان درمیان روز الست
وہ ادا سب ہمسے بارے ہو گئے

ہمنے دیکھا تمسکو ہم مین ہو تمہین
اس لیے ہم بس تمھارے ہو گئے

ہم تو مردان اب تمھاری دید مین
سارے عالم سے کنارے ہو گئے

ہو کے مالک ملک جانان جب کوئی بے بس بنے
عاشق اسکا ہو کے دلبر مطلب بیکس بنے

بنتا ہے آہن سے کندن دل کے پارس سے مگر
مین وہ پارس ہون کہ جس پارس سے پھر پارس بنے

آتشِ عشق صنم اسباب نخوت پھونک دے
گر تصور مین صنم کے آپ مثلِ خس بنے

صفیؔ دل عشق بتان ہے دل نہ دے پہلے ہی سے
پھر نہ دیتے بن پڑے لیتے نہ دل واپس بنے

طعمۂ شہباز دل اپنا ہے مردان حب یار
مردہٗ دنیا کا بھر کاہے کو یہ کرگس بنے

خواہان نئے نئے ہین قتیلان نئے نئے
دل دیچکے تھے تمکو ازل مین وہ آکے ہین
ہمسر ہمارا ہوگا بھلا کیا کوئی رقیب
شاہنشہی نہ ختم تمھین پہ ہو کیون بھلا

جانان تمھارے در پہ ہین سامان نئے نئے
طالب تمھارے حسن کے جانان نئے نئے
لاکھون ہین گرچہ آپکے خواہان نئے نئے
کرتے ہو ہم گداؤن کو سلطان نئے نئے

آتے نہین بیان پہ مین خامہ کے وہ بھی
مضمون حق ہین دل مین جو مردان نئے نئے

آنکھون مین مری پھرتی ہو تصویر کسی کی
بت اپنے ہی کو کہتے ہین سب اہل تصوف
پیش و عقب دلکے مرے اور چپ و راست
ہستی ہے کہین اور نہ ہستی ہی کسی کی
تصویر مری میرے مصور کی ہے مردانؔ

تصویر مین ہون میری ہے تصویر کسی کی
تصویر بتان ہوتی ہے تصویر کسی کی
ہر لحظہ میان پھرتی ہے تصویر کسی کی
دیکھا تو یہی ہستی ہے تصویر کسی کی
ہر دم یہ صدا دیتی ہے تصویر کسی کی

دلیل عشق دلبر ہر نفس ہے — گواہ نیک و بد تخلیط بس ہے
مئے وصل صنم پیتے ہیں پیہم — نشاط بیہوشی با ہوش بس ہے
اٹھا پردہ دوئی کا جب نظر سے — خیال روئے جانان ہر نفس ہے
جو ہیں چالاک عشق احدیت میں — انھیں باغ ارم کنج قفس ہے
رخ پرنور یار لایزال سے — مثال شمع روشن پیش و پس ہے
لن اتحد میں روح احدیت ہے — خیال ماسوا یار و ہوس ہے

یہ ہے سب اللہ ہی اللہ مردان
دل و جان ہے نہ کچھ جسم و نفس ہے

دل عاشق کو سدا درد و ملال اچھا ہے — اپنی صورت ہو صنم کی تو وصال اچھا ہے
یار و ہر حال میں ہوتا ہی بشر کا اک حال — روح خوشحال رہے جسم میں وہ حال اچھا ہے
تجھ سے مغموم نہو کوئی جو اے دل بہتر — نفس سے اپنے جو ہو لئے تو جدال اچھا ہے
دل کو دیتا ہے مزہ تیرا تصور اے جان — مجھکو محفل سے تری تیرا خیال اچھا ہے

وصل میں جو دے فراموشی ہو مردان ہی کمال
قال سے کام نہ رہ جائے تو حال اچھا ہے

اک ذرا دل لگائیے تو سہی — دل کو مونس بنائیے تو سہی
کس طرح سے نہو جیے گا عزیز — رنگ الفت جمائیے تو سہی
جل مرینگے ابھی رقیب سبھی — ہاتھ میں ہاتھ لائیے تو سہی
ہونگے دم میں ہزاروں لعل کے خون — سرخی لب دکھائیے تو سہی
خیر ہے خیر منتشر کیوں ہو — ماجرا کہہ سنائیے تو سہی

میری باتون کا کچھ گلا تو نہین
بولیے کچھ بتائیے تو سہی

کیون بیٹھے جھکے کانہ دل سوے دلبر
بار الفت اٹھائیے تو سہی

میرے پہلو مین دل ہے دل مین آپ
آپ الگ ہین بتائیے تو سہی

پھر تو ممکن ہے کب الگ ہونا
دل سے دل کو ملائیے تو سہی

دل ہمارا خدا کا گھر ہے جناب
دیکھیے سر جھکائیے تو سہی

متقی ہین مگر پیین گے ضرور
میکدہ مین بلائیے تو سہی

دوست ہونگے سبھی یہ دشمن و دوست
خلق سے پیش آئیے تو سہی

رام ہوگا ابھی وہ بت مردان
دل مین اپنے بٹھائیے تو سہی

پاس اپنے صنم ہے وہ ہے تقدیر ہماری
پردے سے یہ سب انکے ہے تقریر ہماری

خط انکو لکھا کرتے ہین ہم دل کے قلم سے
آنکھون سے لگاتے ہین وہ تحریر ہماری

ہم آنپہ فدا رہتے ہین ہر لحظہ تو وہ بھی
دن رات کیا کرتے ہین توقیر ہماری

کیونکر نہ چھٹین دام الم دونون جہان سے
جب زلف صنم ہوگئی زنجیر ہماری

ہم محو تصور ہین رخ یار کے مردان
ڈوبے تو رخ یار ہے تصویر ہماری

شوریدہ سری ہوگئی تعمیر ہماری
ہم اس سے جدا ہون نہین تدبیر ہماری

جان اپنی فدا کرتے ہین ہم ایسے حسین پر
ناشاد وہ خود ہون جو ہو تحقیر ہماری

رہتا ہے خیال انکا نہین دل کو خیال اور
یاد انکی سدا رہتی ہے دلگیر ہماری

ہوتا ہے گنہ ہمسے وہ پوشیدہ ہین کرتے
منظور نہین انکو ہے تعذیر ہماری

مردان جو جلا عشق مین تن بنگیا اکسیر
ہر فرد بشر مین ہوئی تشہیر ہماری

روح یزدانی ہوئی ہے روح انسانی مری
گر نہ دیکھون دل کی آنکھون سے ہے نادانی مری
کیون ہوا مست انا الحق کیون تعین سے چھٹا
صورت اللہ ہے سب صورت معنے مری
ہر ملک سبوح گو اول سے تا آخر ہوا
دیکھکر روح قدس پتلہ مین سبحانی مری
بلبل و گل صورت بسمل ہین گلشن مین سبھی
اک نظر دیکھی تھی شاید شکل ریحانی مری
مین نے دیکھی جب حقیقت اپنی حق ظاہر ہوا
پردہ شکل خدا ہے شکل انسانی مری
نسبت مرشد مین ملتا ہے خدا بھی اور رسول
مرشدون مین ہے ملا ہے بات یہ جانی مری

نام مردان صفی نام خدا بھجا ہے
قل ہو اللہ کی ہے صورت صورت معنی مری

یار پہلو مین جو آیا تو حیا بھی آئی	دل مین آئی جو محبت تو جفا بھی آئی
بزم جانان مین پہونچکر جو قضا آئی تو	بعد مرنیکے مرے ساتھ بقا بھی آئی
شیشۂ دل کو مرے نازون نے توڑا تھا	کوئی ہم بزم بتا دے کہ صدا بھی آئی

ہم جو آئے تری محفل مین تو دل کھو بیٹھے — ہاتھ مل مل کے اٹھے جب نہ ندا بھی آئی

آئے ہستی مین تو کیا خوف فنا ہے ہردم — تیغ کھینچے پیچھے مرے آ نیکے قضا بھی آئی

قہر بندون پر جو آیا تو جہنم ہے غضب — رحم آیا جو انھین ہمکو دعا بھی آئی

عاشق اس مہر منور کا جو تو ہے مردان

سچ بتا یہ کہ ترے دل مین ضیا بھی آئی

زبان یار سے دلمین انا السبحان جاری ہے — سمجھا نون لعل لبا ہی کون انا الدیان جاری ہے

مجھے حیرت تھی الفت مین نہین وحشت ہے اب باقی — کیا جب ہے لطف اسنے انا المنان جاری ہے

حیات جاودانی تیرے ملنے سے ملی یا رب — زبان حال سے دل مین انا الحنان جاری ہے

منزہ ذات ہی تیری مگر ہے ذات مین ظاہر — کھلا اسرار یہ جب ہے انا الخاقان جاری ہے

ضرورت کیا زبان ہے گر انا الحق مین کہون مردان

کہ رو ئین رو ئین سے میرا انا الرحمان جاری ہے

مجھے تصور ہے حق کا غالب کہ حق ہو نہین یا وہ حق ہی باقی

عروج جان ہی سرور دل ہے حیات روحی بحق ہے باقی

کیا کنارہ جو دل نے سب سے خیال دیگر نہ آیا مجھکو

ملی ہے حق سے یہ جان اپنی نہ کوئی رنج و قلق ہے باقی

ہوا جو مجھپر وہ مہر گستر تو سارا عالم ہوا ہے اپنا

مثال گل ہو تمہین بلبلین سب جہان کہ جان حق ہی باقی

قدم ہے عاشق حدوث پر جب تو آپ حادث قدم ہوا ہے

انھین خیالون مین حق ہی ظاہر رہا یہی ہمین سبق ہی باقی

ہوے جو مقتول تیغ ابرو تو ہی دیت بس نمود اپنی
یہ خون اپنا ہی تا قیامت فلک پہ یہ جو شفق ہی باقی

وہ آپ آدم مین دم ہوا ہے ہماری صورت مین ضم ہوا ہے
بس اپنی صورت ہی صورت اسکی سوائے اسکے حمق ہے باقی

ہمین تو اُستاد ازل نے مردان پڑھائے سارے کتب سماوی
فلک پہ ہے جو زمین پہ بھی ہے رہا نہ کوئی ورق ہے باقی

بوے گل کی طرح دل مین میرے تم ہر دم رہے
زندگی بھر گو رہے لیکن بہت ہی کم رہے

خوف بدنامی سے روئے ہم نہ ہرگز پھوٹ کر
جوش مین آیا جو دل آنکھون مین آنسو تھم رہے

قد قیامت کا ادا آفت کی سحر آلود چشم
جس جگہ دیکھا نہین پر دید کے دونون جم رہے

لذت دیدار دل پاتا رہا گو عمر بھر
دیدۂ دل شوق حسرت سے ہمیشہ نم رہے

عشرت دل ہمنے پائی آج مردان عمر بھر
تیری محفل مین جو آ کر ایک شب بھی ہم رہے

خلش ہے کسکی الفت کی جو یون دل مین کھٹکتی ہے
نگہ رہ رہ کے صورت کس پری پیکر کی تکتی ہے

یہ کسکی وصل کی خواہش مین دل ہر دم مچلتا ہے
یہ کس جلاد نگہ کی تیغ ابرو دل پہ چلتی ہے

لحاظ اس بت کو ہے کسکا جو خود بندہ اسی کا ہے
کسی کی جان جاتی ہے کسی کی شان گھٹتی ہے

دل بیتاب کو گو کچھ تشفی بھی وہ دیتے ہین ہٹو
مگر امید صورت ناامیدی سے بدلتی ہے

دل پر شوق کی خواہش ہے وہ پہلو مین ہون ہر دم
رہین وہ تا قیامت ساتھ تب حسرت نکلتی ہے
برا ہو حرص دنیا کا کہ جس نے سب بگاڑا ہے
وگرنہ آنکھ بھی میری تمنا دل مسلتی ہے

جو ہے مردان تجھے خوف خدا کر رحم عاجز پر
اور دل اسکے محبون سے کہ بگڑی تیری بنتی ہے

سیکشون کی خیر ساقی تیرا میخانہ رہے
نور سیائے مبارک میری آنکھون مین رہے
نہر تیرے فیض کی دل مین مرے جاری رہے
وہ عنایت ہو کہ تیری یاد مین ہر دم رہون
تو ہی تو ہے مین نہین اپنے ملا جان جہان
ہر طرح کی مہربانی خسروا تو نے تو کی

کب تلک ساغر رہے گردش مین پیمانہ رہے
دل خیال و یاد مین حضرت کے دیوانہ رہے
لطف تیرا روز افزون ہمیشہ شاہانہ رہے
دل کو شوق دید عارض ذوق مستانہ رہے
تا ابد یہ لطف تیرا ہمیشہ جانانہ رہے
عارض تابان بھی تیرا بے حجابانہ رہے

ہون فقیری مین غنی مردان یہ بخشش ہے تری
در کا تیرے جو گدا ہو بے نیازانہ رہے

جشن تجھکو مرے نوشاہ مبارک ہوئے
شادمان باپ ہوا اور بزم کے حاضر سب لوگ
ہو مبارک فرزند سعید اور نشاطین پیہم
ہم تو شادی کی مناتے ہین بیٹھے گھر آن
دامن جامہ ہی پابوس ترا اے مردان

بزم عشرت تری دلخواہ مبارک ہوئے
تجھکو ثروت مع جاہ مبارک ہوئے
فرخ ہر سال ہو ہر ماہ مبارک ہوئے
دولہا دولہن تجھے ذی جاہ مبارک ہوئے
جامہ بھی تری نوشاہ مبارک ہوئے

جگر مین ٹیس دل مین درد سینہ مین جلن کیون ہے
مین ہون تیرا ہی جب ایجان تو پھر رنج و محن کیون ہے
خیال ایسا نہ رکھ دل مین کہ مین تیرا نہین بندہ
جو مین شیدا ہون تیرا غلامی کا چلن کیون ہے
ادا و ناز الفت کے برستے تیر ہین دل پر
مین ہون جب کشتۂ الفت تو پھر ناوک فگن کیون ہے
اگر تجھکو سوا میرے نہین ہے انس غیرون سے
فدا پھر گلرخون پر دمبدم سیر چمن کیون ہے

مرا جان و جگر مردان ہوا قربان محمد ہے
نہین امت مین ہون انکی تو دردِ پنجتن کیون ہے

مخمس

پریت لگی مین کبھون نہ ہوئی

رویا جو دن کو رات کو تارے گنا کیا
دل نے قرار و صبر کو رخصت ہی کر دیا
آنکھون مین نیند کا نہ کوئی دم پتہ لگا
سوز جگر اٹھا تو وہ سینہ مین رہ گیا

اپنے کرموان پہ برسن روئی

ہر دم تلاش یار مین رہتا ہون دلفگار
بے یار زندگی ہے بہت دل کو ناگوار
برچھی لگی ہے عشق کی سینے کے آر پار
اب سامنے سے میرے کہین کو نجا تو یار

تم بن نا موہن دھیرج ہوئی

تدبیر اپنی دلبر نہ کچھ دلربا چلے
چاہے نہ تو جو جینے کو اپنے تو کیا چلے

ہو مہر تیری جب تو سبھی ستا دیا پلٹے — تقدیر کی نوشتہ پہ تدبیر کیا چلے

تمھری پیت بنانا کچھ نا ہوئی

آپی ملے صنم تو ملے اپنی کیا مجال — کوشش سے اپنی وصل ہو مشکل ہے اور محال
دل میرود بکوے تو اندر ہوس وصال — تا خود کند نہ لطف چہ حاصل بجز ملال

پیت کیے سے تن من کھوئی

رہتے ہو پاس ہی مرے ہیں لگے ہوں جدا — دل سے قریب یادہ ہو لیکن نہیں پتا
باشد کہ لطف ورزی و آئی نظر مرا — جان را نثار بر تو کنم تا شوم فدا

تم ہی سے ملے جیا جیوان ہوئی

جز آرزوے یار نہیں مدعا دل — رکھتے ہیں تیرے عشق میں سو سو بلا دل
از راہ مہر کرسی انشین شو بجاے دل — روشن شود ز نور قدومت سرائے دل

اپنے کیے سے پیت نہ ہوئی

ہم پر عنایتیں ہیں تمہاری سبھی صنم — جز بیاد بندگی نہیں کہتے ہیں تجھ سے ہم
مردان بوقت وجد ہمین نالۂ دلم — در ہستی ام تو ئی ہمہ من نیستم نیم

تن من دھن تم ہیں سب کوئی

مدتوں محفل میں تیری میر جانان ہم رہے — شادمان گو ہم رہے لیکن بچشم نم رہے
باغ دنیا میں مثال گل ہے اندر بہار — کیا ہے جب دم کی دم ہم صورت شبنم رہے
تم مثال بوے گل ہو گلبدن تن میں مرے — ہم تمھارے دم کا دم بھرتے ہیں جبتک دم رہے
قید ہستی میں ہیں ہم اور قید خانہ ہے جہان — کسطرح آکر یہان کوئی بھلا بے غم رہے
ہے دعا اس شاہ خوبان سے یہ مردان دمبدم — دل ترے محراب ابرو میں ہمیشہ خم رہے

دیکھیے چھٹنے کا تیرے دل پہ کب تک غم رہے
کب تلک اس درد کا دل پر مرے ماتم رہے

بندۂ حسن صنم ہے ظاہر و باطن مرا
تا ابد باقی یہ تیرا حسن و میرا دم رہے

بس نگاہ لطف تیری مجھ پہ ای جان چاہیے
لطف شاہی کا ہے تیرا لطف گر ہر دم رہے

ساغر مہر و محبت چل رہا ہے تیرا عام
اس طرف بھی دور تیرے لطف کا پیہم رہے

زندگی کا ہے مزہ دنیا میں مردان گر ہو یوں
عشق کا چرچا ہو باقی حسن کا عالم رہے

کیا جو قتل ہے اسنے تو یار ہو کے مجھے
بنایا شوخ نے بسمل شکار ہو کے مجھے

مرا ہوں حسن بہار آفریں پہ ہی عجب
کر دی ہے شکل خزاں کی بہار ہو کے مجھے

صبا نے مرنے کے پیچھے اڑائی خاک مری
لیا ہے گود میں اسنے غبار ہو کے مجھے

لپٹ گئے وہ گلے سے جو آکے بعد از مرگ
رہا شکیب نہ آنکو قرار ہو کے مجھے

مٹایا ہستی کو میری اور کفر و ایمان کو
کہیں کا رکھا نہ اسنے دو چار ہو کے مجھے

جلے گا جان و تن اپنا کہ عشق ہے آتش
یہ روگ جی کو لگا ہے شرار ہو کے مجھے

ہوا تھا خواب میں اکدن قریب مجھسے دو چار
کھٹک رہا ہے تن و جان میں خار ہو کے مجھے

نہ رہ گیا ہوں میں زندہ کسی کے عشق میں اب
یہ رہ گیا ہے تن اپنا نزار ہو کے مجھے

رہا نہ کوئی سوا اسکی یاد کے مردان
خیال اپنا بھی آتا ہے بار ہو کے مجھے

منت سے کوئی کہدے یہ دربان کے سامنے
آتا ہوں آج اپنے میں جانان کے سامنے

عاشق کو عیب عشق بھلا کہنے دیگا کیا
بت بنکے جو آئے بھی جانان کے سامنے

تھا ہی جب جنون تو تعشق میں پھر کبھی
بھاتا نہیں ہے باغ بیابان کے سامنے

نکلے گی آرزو نہ کوئی بخت بد ہے گر
امید بر نہ آئے گی حرمان کے سامنے

جانکاہ نارِ ہجر ہے نارِ جحیم سے
ہے آگ سرد آتشِ ہجران کے سامنے

دانا سے پند لیجیے نادان بن کے اور
کہیے نہ حال دل کبھی نادان کے سامنے

نادم جو اپنے فعل پہ آپ ہی ہوا بشر
پھر کیا شکایتیں ہیں پشیمان کے سامنے

بہر یقین بزمرۂ اسلام مستند
کیا اور بھی کتاب ہے قرآن کے سامنے

ابلہ کریگا کیا جو کرے گا عقیل کام
حیوان کو کیا شعور ہو انسان کے سامنے

مطلب صحیح درست نکر دل کے خام سے
چلتی نہیں زبان حکمران کے سامنے

مومن کی خود خدا نے ستائش قرآن میں کی
مردان ہے ہیچ مال و زر ایمان کے سامنے

سمجھا چکے تھے دل کو مگر پھر ابھی ابھی
پھر چھیڑ تو نے کی یہ ستمگر ابھی ابھی

مدت کے بعد آئی ابھی تھی شبِ وصال
در سے صدا یہ آئی چلو گھر ابھی ابھی

اب کھینچیے نہ خنجر ابرو مرے لیے
دکھلا چکے ہیں کاٹ کے جوہر ابھی ابھی

حیران ہوں انکے دل کو ہوا کیا ہے آج
آ کے تھے پاس میرے وہ ششدر ابھی ابھی

جانے کو جائیے جو ہے گلگشت کا خیال
آنا ابھی آپ کو ہے مرے گھر ابھی ابھی

اے سرو خوش خرام نہ دیکھا ترا نظیر
قدموں پہ گر پڑا تھا صنوبر ابھی ابھی

اللہ ری تاب عارضِ تابان کی شکل برق
چمکی ادھر سے سامنے آ کر ابھی ابھی

کرتے ہو قتل شیفتگوں کو بلا بلا
مجمع یہ کیا تھا آپ کے در پر ابھی ابھی

مردان تھا شب کو اور ہوا صبحدم کچھ اور
گزری جو رات گم ہوئے اختر ابھی ابھی

پوشیدہ بھی ہے سب سے وہ مشہور بھی ہے
ناظر بھی ہے ہر شی کا وہ منظور بھی ہے

ہر فعل پہ اُسنے کیا مختار بشر کو
مختار بھی ہے کہنے کو مجبور بھی ہے

از بس ہے اُسے رحم غضب بھی ہے غضب کا
ہے نار سے بھی نار مگر نور بھی ہے

مجھ دجو ہوا مین تو ہوا یار نمایان
اُجڑی بھی ہے بستی مری معمور بھی ہے

ہم اُس شہ خوبان کا پتہ دیتے ہین مردان
نزدیک ہے شہ رگ سے بھی اور دور بھی ہے

اے نام خدا حسن ترا اور ہی کچھ ہے
چاہت ہین تری دل کو مزا اور ہی کچھ ہے

عاشق تو بھی ہوتے ہین مہ بان جہان کے
لیکن بخدا عشق خدا اور ہی کچھ ہے

دل میرا ہے دل اُسکا تن و جان ہے اُسکا
پردے مین مرے بول رہا اور ہی کچھ ہے

عشاق سے اپنے نہ چھپا کیجیے صاحب
اک دن کی وفا دو کی جفا اور ہی کچھ ہے

ہے روشنیِ مہر و قمر گو کہ دل افروز
مردان رخ جانان کی ضیا اور ہی کچھ ہے

ظاہر مین تو صورت ہے نہان اور ہی کچھ ہے
پردے مین ہمارے ایعیان اور ہی کچھ ہے

کرتے ہی خیال آتے ہین سمجھ وہ ہمارے
بے مہر و کرم جان جہان اور ہی کچھ ہے

بہتر ہے خشوع اور خضوع وقت دعا پر
تسلیم و رضا صورت جان اور ہی کچھ ہے

ہر یک نفس ذات مین جاری ہے وجود اُس کا
اس آمد و شد دم مین رواں اور ہی کچھ ہے

جو یاد خدا جوش محبت مین ہے کرتا
ظاہر مین وہ کچھ اور دہان اور ہی کچھ ہے

یاران عدم جا کے نہ پلٹے کہ کہین کچھ
جاتے ہین جہان سب وہ جہان اور ہی کچھ ہے

مردان وہ مرے گھر مین رہا کرتے ہین دن رات
جسکا ہے نشان اور گمان اور ہی کچھ ہے

عاشقِ حسنِ بتان صورتِ جانان ہم تھے
خوبیِ ہردو جہان نالہ [illegible]ان ہم تھے

خسروِ عشق کو منظور ہوا جب کہ ہو
مسند آرائے جہان و لقبِ انسان ہم تھے

ڈھونڈھا ہمنے حرم و دیر مین پایا نہ جنھین
تھے وہ دل ہی مین مری جان پریشان ہم تھے

رخِ جانان سے لگا دل تو رہا پاس مرے
کیا ازل ہی سے یہ آنکھا تھا نگہبان ہم تھے

قفسِ تن مین پریشان ہے بہت طایرِ روح
اسی گلشن کو چلو پھر جہان مردان ہم تھے

منھ چھپاتے ہو کیون حیا کر کے
مارتے ہو ارے جفا کر کے

گود سے میری تم نہ جاؤ کہین
کیا رلاؤ گے پھر ہنسا کر کے

الفت و شفقت و کرشمہ و ناز
یہ گھٹاؤ نہ تم بڑھا کر کے

دل جلون کو نہ اب جلاؤ تم
غیر کو گود مین بٹھا کر کے

اپنے پہلو مین تم بٹھاتے ہو
غیر کو پھر ہمین اٹھا کر کے

عاشقون پر ہمیشہ رحم کرو
کیا ملے گا تمھین ستا کر کے

اب تو جاتے ہین گھر کو اے صاحب
شاہ مردان صفی دعا کر کے

مقابل مرے جان جان ہو رہا ہے
تن و جان جو برق تپان ہو رہا ہے

خبر لے تو اے شوخ ظالم خدارا
ترا بسمل اب نیم جان ہو رہا ہے

مین ہون درد دل سے نحیف اسقدر
کہ چارون طرف الامان ہو رہا ہے

ترا بسمل ابتک رہا ہے عدم مین
تصور ترا جان جان ہو رہا ہے

بنی بات بگڑے عجب کیا ہے آج
سرِ بزم وہ مہربان ہو رہا ہے

مرا ماہ کامل مقابل ہے میرے جو یہ تن ردا سے کتان ہو رہا ہے

فدا اسقدر ہوں میں مردان صفی پر
کہ نظروں میں عالم نہان ہو رہا ہے

ملا ہے آب کوثر کسکو کسدم لعل و گوہر سے
مرادیں کس طرح پاوے خدایا کوئی پتھر سے
بھلا ممکن ہے کب بوس و کنار اس بت کی عادت سے
حیا سے لے جو نام کاٹ کر گردن کبوتر سے
مرے سوز نہانی سے ہے اسکے دل میں بھی اک درد
مگر کیا ضبط ہے سیکھے کوئی آ میرے دلبر سے
ہو جسکے وصل میں بھی غم سے ہمدوشی تو الفت کیا
لگاوے دل وہی اس سے ہو فاضل جو کوئی گھر سے

وہی دلبر ہے اے مردان جو دنیا میں بھی خوش رکھے
رہے وان بھی وہ ساتھ اپنے ملیں جب جا کے داور سے

اے رشک مہ جو یاد تری تا سحر رہی تھی چاندنی کہ سوتے گئے آنکھوں تر رہی
آئی نہ نیند یاد میں شب بھر جگا کیا سچی کہو کہ تمکو بھی میری خبر رہی
زینت ہے جیسے عرش معلیٰ کی تا ابد یہ دل ہے اسکا گھر نہ تمھیں یہ خبر رہی
لیکن تری طرف جو دل پر شرر چلا پیچھے بہت قدم مرے برق شرر رہی

مردان نہ اسنے جان بھی ہرگز یہ دکھ دیا
پھر تمکو کیوں شکایت رشک قمر رہی

خالص کوئی دل اپنا ذرا کرکے تو دیکھے	طالب ترا دنیا کو جدا کرکے تو دیکھے
کیونکر نہ بھلا شمع رخ آغوش میں لے لے	پروانہ وش اپنے کو جدا کرکے تو دیکھے
کرتے ہی تصور وہ گئے آپ رہے تو	نسبت تری اے شوخ بھلا کرکے تو دیکھے
ہو جائے وہی عاشق پاکیزہ جو ہے تو	صورت میں تجھے اپنی ملا کرکے تو دیکھے

چشم دل عاشق ہو منور الٰہی مردان
قدموں کی ترے خاک لگا کرکے تو دیکھے

گئے جو گلشن میں صبحدم ہم تو وہ بھی مثل بہار آئے
لپٹ لپٹ کر گلے سے میرے لگے یہ کہنے کہ یار آئے

گلے میں باہیں تھیں غنچہ لب کے اور لب پہ لب تھا لایا اُسنے
فدا کیا دل ادا پہ اُنکی اور جان اُنپر نثار آئے

چمن میں چرچا تھا میرا اُنکا یہ چہچہاتی تھیں عندلیبیں
کہ اپنے گل سے ملا ہے بلبل خدایا کوئی نہ خار آئے

ہنسی لبوں پہ ہے سرخی منھ میں ہیں باتیں اُلفت بھری ہیں پیاری
جو ایسا دلبر ہو دل لگن پھر تو اُسپہ کیسے نہ پیار آئے

جیسے ہو مرکر تم اُنپہ مردان تو وہ بھی عاشق ہوئے تمہارے
تھی پہلی صورت خزاں کی لیکن ملے تو باغ و بہار آئے

دید جانان کیلیے چشم خماری اور ہے	سننے میں جس کان سے باتیں تمھاری اور ہے
وو بدر ہو یا نکلے سحر بھی کچھ بھی نہ ہو	وصل میں ہو مضطرب یہ بیقراری اور ہے
جتنا تھا علم سفینہ کام آیا کچھ نہ وہ	علم سینہ سے جو دیکھا ذات باری اور ہے

ہمنے دیکھا آپکو آپی کی آنکھون سے صنم
دل کہا اس نے دیدہ مین یہ پاسداری اور ہے

دل نے چاہت سے جو چاہا آگئے وہ سامنے
میری آنکھون مین ہے یہ رازداری اور ہے

خلوتین دل نے جو کین پہلو مین پایا آپکو
جوش الفت نے کہا یہ جان نثاری اور ہے

ہنس کے فرمانے لگے مردان صفی سے ہمنشین
ہم تمہارے پاس ہین کیون آہ و زاری اور ہے

دل لگا اپنا ہے جان جان سے
آگئے جو صورت انسان سے

ناز سے غمزہ سے چاہت سے یہ بت
دل کو لے لیتے ہین کس ارمان سے

چاہنے والے کو چھتے ہین وہ خود
تمکو کیا سودا ہے ہو نادان سے

وہ شہ خوبان ہے ہمپہ مہربان
ہر طریقہ سے اور ہر عنوان سے

خالق کون و مکان پہ ہو فدا
دیکھو یارو اسکو اسکی شان سے

پس گئے لعل بدخشان رشک سے
سرخی لب دیکھ رنگ پان سے

میرے مردان ہمپہ ہون صدقہ نثار
ہو نہ باہر یار کے فرمان سے

نہ اب مائل رنگ و بو ہم رہین گے
پئے گل نہ اب کو بکو ہم رہین گے

حجابات اسمی ما و شما کی
اٹھے سب لب آب جو ہم رہین گے

ہے گر ضو فشان دل مین وہ خورشید رو
چمکتے بضو مہ رخو ہم رہین گے

عنایات ساقی نے وہ مے پلائی
نہ محتاج خم اور سبو ہم رہین گے

تن و جان ہے اپنا وہی بدر مردان
تو کیون اب پئے جستجو ہم رہین گے

شمس روشن ہی قمر بھی رخ تابان سے ترے
شمع ضوگیر ہوئی نور شبستان سے ترے

سایہ سے ترے قد کے ہی یہ سرو سرافراز
پیچ سنبل کو ملا زلف پریشان سے ترے

رخ روشن کا ترے عکس ہے یہ حسن فگن
چاہ چمکی ہی دلو نمین تو بھی زنخدان سے ترے

پائی ہی سیہ چشمی بتون نے ترے تل سے
چشم جادو ہے بنی نرگس فتان سے ترے

ہی نزاکت دم رفتار گلو نمین جو یہ مردان
سیکھ آئے ہین یہ سب سرو خرامان سے ترے

دیکھا نہ ہمنے مثل ترے اے قمر کوئی
پیدا نہ آج ہی نہ ہوا پیشتر کوئی

وہ نور وہ ظہور ہے تیرا کہ کیا کہون
قابل مثال کے نہین شمس و قمر کوئی

بھولا ہون تیری یاد مین اپنے کو اسطرح
نے دست و پا کی یاد نہ ہی فکر سر کوئی

مین جسم ہو نکا ہون وہ مری جان اسلیے
اب حاجت پیام ہی نے نامہ بر کوئی

مردان ہون عشق یار مین گم یار ہی عیان
داخل ہی جسم و جان مین کوئی اور بد کوئی

کام اتنا میرے پیارے جرح کہن سے نکلے
تمسے نہون جدا مین جب جان تن سے نکلے

تم حالت نزع مین بھی پاس میرے رہنا
تا کلمہ محمد میرے دہن سے نکلے

یارب نہ تا قیامت محتاج ہون کسی کا
جو ہو مری تمنا وہ پنجتن سے نکلے

وحشت نہ قبر مین ہو تم سامنے ہی رہنا
دست جنون نہ میرا باہر کفن سے نکلے

ہے لطف زندگی کا بعد از فنا اسی مین
نام خدا جو اپنے سب تن بدن سے نکلے

روزہ نماز تسبیح پہونچا ئینگے نہ وان تک
ہوگا وصال اُسی کو جو ما و من سے نکلے

اپنی خبر نہ باقی رہ جائیگی کسی کو
پردے سے گر کہین وہ اک بانکپن سے نکلے

یادِ قدِ صنم مین دون مثال اُس وقت
جب کام کوئی میرا سروِ چمن سے نکلے

مردان جو کوئی ڈوبے دریائے عشق مین وہ
چھوٹے خودی سے اپنے حبّ وطن سے نکلے

اپنی صورت مین عیان تجھکو صنم دیکھ چکے
تیری نظرونسے تجھے تیری قسم دیکھ چکے

تیری ابرو کے مین گھائل تو رکھ اپنا ہی شکار
پھر دکھا ہمکو جو وہ تیغ دودم دیکھ چکے

انکھین بھاتی نہین دولت پہ دو عالم مین کبھی
دولت حسن کو تیرے جو صنم دیکھ چکے

اب چھپا ہمسے نہ تو چہرہ تابان اپنا
جب سے صورت تمری ای ابر کرم دیکھ چکے

رخ تابان کو دکھا کر نہ الگ ہو للہ
دل نے لیے تیرے بہت رنج و الم دیکھ چکے

تیری تعریف کی طاقت نہین مجھکو جو لکھون
رنگیے حمد مین سب تیر قلم دیکھ چکے

ہمتو رہتے ہین سدا یار کے ہمکلھ مردان
جب سے پیران سلاسل کا کرم دیکھ چکے

باقی نہین رہا نہ مری آرزو رہی
اب دور ہمسے مین نہ مری جستجو رہی

دیکھون نہ آپ کو نہ مرا ہے کہین پتہ
جو ہو تمھین ہو مجھ مین مری گفتگو رہی

مین خود رہا نہ میری تصور مین کوئی اور
تصویر یار دل مین مرے دوبدو رہی

ایسی ملی ہے روح مری روح یار سے
جب سے کہ تھی ازل مین وہی ہو بہو رہی

مردان نہ تم رہے نہ ہی خو بو تمھاری وہ
شہرت فقط ہے نام کی اب کو بکو رہی

نورِ نظر بھی تو ہی گفتار بھی تو ہی ہے
ہر ہر قدم مین میری رفتار بھی تو ہی ہے

بعد از فنا یہ دیکھا حیرت سے صاف ہو کر
اسرار سب ہے تیرا اظہار بھی تو ہی ہے

اس جان و تن مین تو ہے سب تیری گفتگو ہی — وہم و خیال تو ہی اذکار بھی تو ہی ہے
حق الیقین کے صدقہ جسنے یہ کہہ سنایا — سب جان و تن مین تجھ ہی دیدار بھی تو ہی ہے

دیکھا پرکھ پرکھ کر مردان پتہ یہ پایا
گر دید ہی تو ہی ہے دیدار ہی تو ہی ہے

کیا مین کہون اور کس سے کہون اب حالِ دل شیدائی
پیا سے حیا ہے جنکے دلون مین سن سکتے ہین غم کی سُنائی
کچھ دھیان ہے گلشن دل کا مرے رکھنا ہی گر شاد اب تجھے
پھر تیرے سینچنے سے ہوئے گا کیا جب دل کی کلی کہین مرجھائی
آ مرے جانی جان و جگر مین نور ہے جسنے ماہ و خور ہین
کب سے تڑپتا ہے دل کی سزا مین زار زار ترا شیدائی
دنیا ہے درد و الم مین سکھیا لطف ترا جو مجھپہ چھپا تھا
گو کہ ظہور مین وہ پڑا تھا لیک نہ تھی کوئی دل سے جدائی
مخفی ہین جو جو لطف ترے پاتا ہے دل سب انکے مزے
مرا جان و جگر صدقے ہین تیرے مرے دل مین تیری رسائی
آٹھ پہر کہتا ہی رہے ہر ساعت ذکر کیا ہی کرے
تیری باتون پہ دھیان دھرا ہی ہے تو بھی نہ کرے کچھ تیرا فدائی
تیرا آتش دل ہو بیان کس سے تیری شکل جلی ہو نہان کس سے
تیرے لطف کا ہوئے بیان کس سے کہان کسکی زبان مین توانائی
لطف و کرم ہے تیرا شیوا اور پار لگانا سبھون کا کھیوا

ہوے سہاگن یا کہ ہو بیوہ سب کو ہے تجھسے توانائی

دونون جہان مین نور تیرا شہ مردان صفی مین ظہور تیرا

میرے دیدہ و دل مین سرور تیرا تو ہی تو ہے سبھون مین تیرے ہر جائی

بھید احد احمد کا کھلا ہے ۔ تن ہے محمد روح خدا ہے
نرگسین چشم ہے زلف سیہ ہے ۔ شمس ہے چہرہ ضو مین ضیا ہے
محبوب خدا ہے صل علی ہے ۔ نور محمد نور خدا ہے
حیف صفت مین زبان نہین چلتی ۔ شاہ زمن کی شان جدا ہے
جیسے احد احمد ہے و احد ۔ دل سے ہے پیر کی شکل بپا ہے
اللہ و محمد بیسر ہین اسکے ۔ پردا اٹھا کر دیکھ لیا ہے

مردان صفی شہ قل ہو اللہ
ایک ہی نور ہے ایک ہی ضیا ہے

لاکھ دیکھون تجھے بھرتی نہین نیت میری ۔ دل ہے قابو مین مرا اب نہ طبیعت میری
آکے پہلو مین مرے بیٹھ مین ہو جاؤن نثار ۔ ہے تمنا تو یہی ہے یہی حسرت میری
دم آخر تو مرے پاس بھلا آ لے درد ۔ تیری فرقت مین کوئی دم مین ہے رخصت میری
قبر پہ میری اگر فاتحہ پڑھنے کے لیے ۔ وہ چلے آجائین تو پھر اٹھے تربت میری
تمکو دیکھا کرون ہر وقت سراپا ہون فنا ۔ کرتی رہ رہ کے تقاضا ہے یہ حالت میری
زندہ در گور ہون لیکن مجھے زندہ نہ سمجھ ۔ ایک مدت جو یہی رہگئی حالت میری
کشتۂ ناز ہون جنکا ہے اٹھین کا کوئی نہین ۔ تربت جسم سے اٹھیگی وہ ہے میت میری

بعد مردن بھی مین بیمار محبت ہی رہون
تا قیامت نہو یارب کبھی صحت میری

ہیچ دنیا ہے زر و مال ہے سب ہیچ مگر
اک محبت تری مردان ہے یہ دولت میری

اپنے عاشق کو خدا دیکھو خدا کرتا ہے
طالب اسکا جو ہے مطلوب ہوا کرتا ہے

اللہ اللہ مری صورت ہے اسی ابعد کی
جسکا شیدہ ہے جہان دل پہ ندا کرتا ہے

پردہ شکل کو اپنے جو الٹ دو تو خدا
صورت اپنی ابھی اس شکل مین وا کرتا ہے

ہے حقیقت مین وہ محبوب سدا اسما مین حجاب
دور کردو جو حجاب آپ ملا کرتا ہے

گر نہین مین ہون تو محبوب ہے اللہ اللہ
شکل آدم مین عجب رتبہ ہوا کرتا ہے

منزل فقر ہوئی ختم تو مرشد نے کہا
اب نہین تم ہو مگر حق یہ خدا کرتا ہے

نام مردان ہے کبھی مرشد و ہادی ہے کبھی
انھین پردون مین دل آرام رہا کرتا ہے

غزل فارسی

دیدم امشب نگار رعنائی
این ندانم کہ بود کہ جائے

گلشنی بود دل کشے اینجا
تازہ و پر ثمر گل آرائے

مسجدے بود در قطع گلزار
خوشنما خوش قطع مصفائے

اندران باغ بد شہری خوش
درمیان گستر اندر جائے

ہیچ کس اندران نبود دگر
از بشر واحدے نہ جویائے

فرش پاکیزہ و لطیف بدان
نرم و نازک سفید زیبائے

جلوہ گیر بساط بود گلے
شکل احسن لطیف و رعنائے

بے نیازِ غنی و بے ہمتا
دلبرے دل کشے خود آرائے

آن چنان محو دید او بودم
کز دلم رفت و دین و دنیائے

عرض کردم از و بقربت او
با تو دارم شہا تمنائے

آنکہ گردد معانقہ با تو
با دہمبستری ہمین جائے

عرض معروض ما شنید بغور
یک خاموش چون حیازائے

نیز در فکر کار دیگر بود ؤ
سوے دیگر نہ دید خود رائے

ہان ہمین گفت باز پس از ما
روزی بد آدم این تمنائے

درامیدی و حسرتے مردان
دل خود را امید افزائے

ٹھمری

میرے بھلے پربھو نے ہے سنی

جو جو چہے سو ہے ناتھ نے کینھی
ایسے دیال سے موسون ٹھنی

مردان صفی سو ہے ناتھ اپربل
دشمن میری مرلی نے یہ ہی دھنی

ہولی

پیا نے چنریا موری رنگی رنگ رنگ مان
جا سے ہوئین نت نت ہی آمنگ مان

چین بھئی دکھ سکھ سب ہو لے گیو
جب سے رہن لاگے پیا مورے سنگ مان

رنگ ڈھنگ سب مورے پیا کے ہین گویا
پیا کے ہین رنگ ڈھنگ سب مورے ڈھنگ مان

اب نا لکھوں گی تہ دینی سند لیسہ
کہ مردان صفی ہین ملے انگ انگ مان

ٹھمری

مرے نینون مین نور بینائی سے لبے — جیسے ہاتھون مین رنگ حنائی بسے
مردان صفی تم ہین مان پیارا — چاہت سے چاہو تو آئی بسے

دیگر

ہمارے گینے درین صاف صاف لیو

اپنے مین اپنے کو دیکھے جو مردان — ایسے چتر کو سے گلے سے لگیو

ٹھمری

مدھ بھری موری چنچل مٹکی — سیس سوہے دونون لٹ گھونگر لٹکی
لوٹ رہے گھر دیکھ کے جگ مورا — اوٹ رہے جو نہ گھونگھٹ کی
اپنے پیا کے مین بل بل جاؤن — جن کینو راہ سہج پنگھٹ کی

مردان صفی جی نارسند رہون
کاہے کو من مورا کو ہوسے اٹکی

دیگر

پہیان گیہو موری باری سے بار — اور دھومیکا سو رہو سنگار
کھول گھونگھٹ سارے تن من مار — دیکھون مین جیون جیون چھب ادھکا
چہیان بھری چہون دیس لے موہن — من ہی ان ملیو مورے جنم کے یار

مردان صفی کے مین بل بل جاؤن
جنسے بھئے موسے جگ اوجیار

بر ہا بھری موے در کے رہی چھاتی	چھاتی لگاتی جو پیا کو میں پاتی
نینن کا جر پریم کا دے دے	سوہن سلونی میں بن بن آتی
ہاتھن کنگن ساج کی سجنی	پیا کو میں اپنے گلے سے لگاتی
سو ہے سلونی جو مدھ بھری ہوتی	پیا کی میں اپنی پیاری کہاتی

کاہے کو سوچ مجھ دیکھو من ماں
مردان صفی جی میں جنم سنگھاتی

چنری ۱

رنگیو رنگ ریجا بھلی

موری چنری ماں دو دو جگ لونٹھے	ایسے رنگن سے رنگی تو مری
تھیں ہو رنگ ریجا ہو تھیں	تھیں ہو رے چاٹک چنری

میں تو ہوں مردان صفی رنگ ماتی
شہ قل ہو اللہ کے چرنن پڑی

ادھا

تری بانکی ادا نے مارا ہمیں

نظروں سے اُم ترے تو اُترے سبھوں کے	پیارے کرنا نہ اک تم اُتارا ہمیں
جہان پیارا ہی اپنا نہو مردان	ایسی محفل سے بہتر کنارا ہمیں

ادھا

سورا بانکا رسیلا سنورا واری

جامے پہ جامہ ہے جگ آجیارا	قل ہو اللہ سر ناگ دھرا واری

جیس ملا چاہے مردان صفی جی مان	ویسن چہے آپ بن آدری

ٹھمری

لگ گئی ہین تو پیا تورے گروا	چھوڑ کے مات پتا سہنسروا
جب سے لگی ہین پیا تو ہین ٹھیکی	پھیکے لگے مہکا سور ہو سنگھروا

مردان صفی جانان آن ملو ہے
تن من سب مورا آٹھو پہروا

بھجن

ست گورمن بھیو من ہین کے داسی	من ہین کے نندن بھیو من باسی
پرکھو الکھ تم اپنے کو داسی	ات اُت پھرے من ہوے اُداسی

صاحب ہردے ملا اُس مردان
بسوا مان جیسے ملے بسواسی

بھجن

الکھ الکھ من راگ لگا دو یا ہی نس دن لیکھا
صورت شیام کی چھین نا بسرے چنو وروپ انوکھا
کام کرودھ لوبھ نہ راکھو سادھو جوگ گھنیرا
تن من پیتو داین صاحب چھوڑ کے آپن جنتا
یہ پت سادھے جوگ جو کوئی آپوئی صاحب ہوے
صاحب ہوت کے دوبدھا چھانڈی نٹ ہین صاحب سانچا
مردان صفی کی ہے یہ بانی بوند بوند جانیو ست پانی

بوند سمند رہیو بھو ساگر جس کا تس چل بھیکھا

بھجن

سمرون مین سوامی آیا بھنگھا تی
پل چھن من مین مان من نہین بانی
جب سے رہے یہی گھر سوں سوہن
پریم کی ڈوری ہیا کی گاگر

جن تن پہ پیت رچیو دن راتی
ہیا پچ شیام لکھون کہ پاتی
نیہہ کا دینا بھیو من باتی
نیہہ کا جل بھر و دھوئے کے ماٹی

مردان صفی ہوے گرنکھ بولے
پرکھو پیا ان تم اپنے کو داسی

ہولی

گوری سیتان ملن کی بتا دو گھات

شیام سندر نت گھر مین رہتا ہین
مردان صفی ہیا مان پیا دیکھت

دیکھ ٹہرین جبا کو واکی ہے بات
تن من وارت بل بل جات

ہولی

گوری سیان ملن آدھی رات بات

پچ رنگ ساری گوری سوہے بدن پر
رس بھری انکھیان کا جر سوہے
نیم دہرم سے پیو نچین اٹا پر
لاگ گلے پیا ایکی بھئے دو
مردان صفی پیا سنگھ رہت ہین

چال چلت بل کھات جات
پان سوہے مکھ کھات جات
دیکھ بلم سوہے جات گات
ناہین رہی دوسے کوئی بات
دن رن بھری ساری رات رات

ہولی

گوری سیّان بلن کی بتا دو گھات

جا دن سے بچھڑے من موہن — تا دن سے کچھ ناہین سوہات
ہیا بچ دیکھت پیا کو جو نس دن — وا سے ملت ناہین تنکو نجات

ہولی

رنگ ڈالت ہین منھ پر شیام سندر — سووت جاگت آٹھون پہر
تن من سب مورا بھیگ گیو ہے — شرابور بھئی موری ساری چنر
مردان صفی جی سے کھیلت رنگ نت — اپنی رہی ناہین واکو خبر
چشتیہ رنگ سوہے سارے بدن پر — مولیٰ علیؑ جی کی نیک نظر

مناجات

پیرون کے پیر آپ ہین یا پیر دستگیر — روشن ضمیر آپ ہین یا پیر دستگیر
ہر دم بصیر آپ ہین یا پیر دستگیر — میرے خبیر آپ ہین یا پیر دستگیر

لیجیے خبر مری یا مرے آقا کٹھن گھڑی
سب مشکلین نکالیے جو ہین اڑی پڑی

ہے آسرا مرا تو ترا آپ ہی سے ہے — ہر اک غم و الم کی دوا آپ ہی سے ہے
سب درد ہون دفع وہ شفا آپ ہی سے ہے — میرا ہر ایک لحظہ بھلا آپ ہی سے ہے

وہ لطف کیجیے کہ نہ کوئی مرض رہے
جو دشمنی کرے نہ وہ دشمن غرض رہے

چاہا جو آپ کا ہے وہ چاہا خدا کا ہے
جو انتظام ہے وہ شہ مصطفےٰ کا ہے

جو فعل آپ کا ہے وہ رب العلیٰ کا ہے
بخشش کا قاعدہ وہی سب مرتضےٰ کا ہی

پھر دیر کیون ہے میری بھی اب لیجیے خبر
جو دل مین ہے وہ دیجیے یا شاہ بحر و بر

شاہنشہ شہان معانی ہین آپ تو
رونق فزاے دونون جہانی ہین آپ تو

ہر اک ولی کی شکل نہانی ہین آپ تو
شیر خدا کی روح روانی ہین آپ تو

مجھ پر نہ چھوڑیے مجھے اپنا بنائیے
جو کام ناپسند ہو اُس سے بچائیے

غوث الصمد ہین آپ اور شیر خدا ہین آپ
محبوب پاک پیارے خدا کے شہا ہین آپ

قطبون کے قطب آپ ہین وہ سما ہین آپ
حاجت روائے خلق ہین مشکل کشا ہین آپ

شرمندہ ہون نہ خاص کین وہ لطف کیجیے
آقا گدا کو اپنے یہ توقیر دیجیے

اُلفت ہو جسکو آپ سے مجنون وہ کیون رہے
جو ہو گیا ہو آپ کا محزون وہ کیون رہے

دل ہو ہرا جو یاد مین پرخون وہ کیون رہے
شفقت ہی جسپہ غیر کا مفتون وہ کیون رہے

بندے کی بگڑی بات کو آقا بناتے ہین
سیلاب لیکے قطرون کو دریا مین جاتے ہین

یا غوث پاک آپکا خادم ہون یا نہین
فرمائیے کہ خلق کا ناظم ہون یا نہین

آپ ہی کہین کہ مین ترا حاکم ہون یا نہین
اور قاتل عدوے ستمگار ہون یا نہین

معہد بچائیے مجھے اعدا کے ہاتھ سے

مقتول ہون عدو مرے آقا کے ہاتھ سے

دن رات ہر گھڑی ہے مجھے آپکا خیال
ورنہ ہجوم غم سے بہت تھا مین اب نڈھال

داخل ہون سلسلہ مین اسی سے ہو دل بحال
کیا کیا کہون مین آپ پہ روشن ہے دل کا حال

سرکار سے وہ فیض کا دریا روان ہو آج
محتاج ہو کے دم مین غنی کامران ہو آج

یا شاہ دو جہان یہ ہوا ختم ماجرا
یہ عرض میری کیجیے مقبول بالکا

چھوڑا سب اپنا درد و الم آپ پر شہا
جو کچھ کہ مین نے لکھا ہے یا دل سے ہے کہا

صدقہ مین پنجتن کے دعا مستجاب ہو
مردان صفی پہ چشم کرم اے جناب ہو

مناجات بحضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

شاہنشہ کون و مکان زیبائش سر سروری
حامل لوا ازعلی جیون خاتم انگشتری
مجھ پہ بھی ہو اک نظر آقا تری رحمت بھری

رونق دہ تخت زمین گگاہ چراغ اخضری
رہ نمائے دین روشن دین وہ پیغمبری
ہون غریب بے نوا افتادہ اندر ابتری

لحظہ لحظہ دمبدم لیجیے خبر مولا مری
خواجہ معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری

چشتیون مین دی وہ نعمت ہر ولی کو
سینہ پرنور سے ہے جنکے خجلت ماہ کو

ایکدم مین کرتے ہو کوہِ گران اک کاہ کو … پل کے پل مین ہو دکھاتے راہ حق گمراہ کو
فخرِ ذاتِ پاک سے ہی ہر گدا کو شاہ کو … کیجیے حل اب مرے بھی مطلبِ دلخواہ کو

ہین مراتب آپکے معلوم بس اللہ کو
یا معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری

دی سماع کو آپنے وہ چشت مین زیباوری … جس سے ہر چشتی کو ہے رازو نیاز داوری
آگئے جب سے آپ یان باشان شوکتِ افسری … بنگیا ہندوستان رشکِ بتانِ آذری
ہر ولی اسمین ہی روشن مثلِ شمسِ خاوری … کر رہے ہین خاکساری بند دعوی خودسری

مجھپہ بھی ہو اک نظر رحمت کی اے آقا تری
یا معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری

حال میرا آپ سے مخفی نہین ہون ناتوان … ہر مرض روحی و جسمی نے مچایا ہی فغان
ظاہر و باطن کے اعدا سے مجھے دیجیے امان … دور رکھیے مجھکو رنجون سے اور رکھیے شادمان
گر کوئی آلام وہ ہوسکے مقابل ناگہان … کالعدم کیجیے مرے بدخواہ کو فوراً وہان

دستگیری و معینی میری کیجیے ہر زمان
یا معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری

کشتیِ فقر و غنا کو ہو امان طوفان سے … پھر کوئی صدمہ نہ پہونچے لطمۂ شیطان سے
جا لگے کشتی یہ میری ساحلِ رحمان سے … پھر ملون جا کر مین اپنی خاص روح و جان سے
جسنے ظاہر کر دیا اپنے کو شکلِ انسان سے … میرا اسکا ایک ہی ہو معاملہ ہر آن سے

فرق باہم کچھ نہ رہ جائے کسی عنوان سے
یا معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری

ہووے فوراً آگیا معین جی دل کا پایا مدعا
جو تمنا ہو بلا تاخیر ہووے سب روا

ہر دعا مقبول ہو میری معین الدین شہا
ہو وہ میرا کام جس دم جو کروں میں التجا

ہاتھ اٹھیں یا دل ہی دل میں یا نہ اٹھیں کچھ دعا
یا ارادہ ہووے کچھ یا دل میں نیت ہی ندا

بندۂ مردان صفی کے کام سب ہوویں روا
یا معین الدین حسن اجمیری چشتی سنجری

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

ہزاران ہزار شکر پروردگار حقیقی کا کہ اس زمانۂ فرحت اقتران میں منبع عرفان و ایقان داروے دل سوختہ جانان تعویذ جادو طلسم اعجاز آتشکدۂ عشق حقیقی المعروف بہ دیوان مردان صفی از ارشادات مہر سپہر معرفت و حقیقت رہبر راہ طریقت محرم اسرار خفی و جلی حضرت احمد علی شاہ صاحب مردان صفی بہ اصرار فرمائش عقیدت مندان حضرت موصوف مطبع نامی گرامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء مطابق شعبان المعظم سنہ ۱۳۳۲ھ حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر راحت بخش تفتہ دلان ہو خداوند عالم بہ برکت نفوس عالیہ جناب مفید عالم و عالمیان کرے۔